اسلامی اقدار کا نقیب

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور پاکستان

نگرانِ اعلیٰ : مولانا مفتی محمود

قافلہ حق کے سالار امام احمد بن حنبل گرفتار کر لیے جاتے ہیں چار چار بوجھل بیڑیاں پاؤں میں ڈال دی جاتی ہیں۔ پھر پیدل چلنے کے لیے کہا جاتا ہے بغیر کسی مدد اور سہارے کے اونٹ پر چڑھائے جاتے ہیں گرتے ہیں اور اٹھتے ہیں، لیکن اُف تک نہیں کرتے۔ بغداد سے طرطوس لے جائے جا رہے ہیں۔ ابوبکرؓ احوالی آگے بڑھتے ہیں پوچھتے ہیں۔ سوال : ان عرضت عليك السيف تجيب —

اگر تلوار کے نیچے کھڑے کر دیئے گئے تو کیا اس وقت مان لوگے۔؟

داعیٔ حق برملا کہتا ہے : لا انشاء الله تعالیٰ نہیں ہرگز نہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ایمان کا چراغ جلاتے ہُوئے چلو !!

دینِ خدا کی شان بڑھاتے ہُوئے چلو
تکبیر سے فضا کو جگاتے ہُوتے چلو

اسلام دشمنی کی ہواؤں کے سامنے
ایمان کا چراغ جلاتے ہُوئے چلو

قدرت عطا کرے گی تمہیں ہمّت و فراز
رستے کے پتھروں کو ہٹاتے ہُوئے چلو

ہاتھوں میں لے کے مشعلِ ایثار و آگہی
سوئے ہوئے دلوں کو جگاتے ہُوئے چلو

جن کے شعور میں ہے تباہی کی آرزو
مٹی میں ان کا عزم ملاتے ہُوئے چلو

یہ سرزمین پاک ہے اسلام کے لیے
ایماں کے اس پہ پُھول بچھاتے ہُوئے چلو

اسلام جس کے ظاہر و باطن سے ہو عیاں
اس آدمی کا ہاتھ بٹاتے ہُوئے چلو

دل میں سجا کے عظمتِ احساس کے چراغ
انسانیّت کا جشن مناتے ہُوئے چلو

اسلام ہے ہمارے لیے باعثِ نجات
دُنیا کو یہ پیام سناتے ہُوئے چلو

تاریخ کی نگاہ میں آتے ہوئے ہو تم !
دیوارِ ظلم و جبر گراتے ہُوئے چلو

سینوں میں بھر کے دینِ محمدؐ کی روشنی
باطل کا ہر نشان مٹاتے ہُوئے چلو!

اقبال احمد راہی

ادار یہ

اکرام القادری



جلد نمبر ۲۰ شمارہ نمبر ۱۹ تا ۲۰

جمعۃ المبارک ۷ر تا ۲۰ر مئی ۱۹۷۷ء ۲ جمادی الثانی

سرپرست
مولانا عبید اللہ انور

مدیر
اکرام القادری

مدیر معاون
عمیر الہاشمی

بدل اشتراک
سالانہ
۴۵ — روپے
ششماہی
۲۳ — روپے
سہ ماہی — ۱۱/۵۰ روپے
فی پرچہ
ایک روپیہ

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

آخری ناکام حربہ

جناب ذوالفقار علی بھٹو پاکستان قومی اتحاد کے رہنماوں سے بالعموم اور پاکستان قومی اتحاد کے صدر مولانا مفتی محمود سے بالخصوص جس قسم کی خفیہ مہم اور پر اسرار ملاقاتیں کر رہے تھے اور انہوں نے جس نوعیت کا پیغام رسانی کا سلسلہ جاری رکھا ہوا تھا اس کا لازمی نتیجہ یہی تھا جو ایوان اسمبلی میں ۱۳ مئی کو کی جانے والی تقریر سے ابھر کر سامنے آیا۔ بھٹو صاحب کے گذشتہ "کرتبوں اور کارناموں" کے پس منظر میں اگر دیکھا جائے تو جو کچھ انہوں نے اپنی تقریر میں کہا وہ سیاسی مبصرین اور قومی حلقوں کے لیے تعجب خیز اور انہونی چیز نہیں۔

جن تحفظات ذہنی کے ساتھ بھٹو صاحب پاکستان قومی اتحاد کے صدر مولانا مفتی محمود کو خطوط لکھ رہے تھے اور ان سے ملاقاتیں کر رہے تھے۔ ہم یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ وہ ریفرنڈم کے نام سے سوچے سمجھے پروگرام کے تحت آخری سوانگ رچانے کا راستہ ہموار کرنے کی ناکام کوشش تھی۔

ملکی اور غیر ملکی اخباری نمائندگان کے سوالات کے جواب میں بھٹو صاحب جس قسم کے جوابات دے رہے تھے اور جس طرح سے ان سوالات سے بچنے کے لیے کوششیں کر رہے تھے اس سے صاف طور پر اس بات کی غمازی ہو رہی تھی کہ جناب بھٹو قومی اتحاد کے رہنماوں کے ساتھ مذاکرات کی داغ بیل ڈالنے میں اور ملک و قوم کو درپیش موجودہ سنگین بحران کو حل کرنے میں اخلاص اور صاف دلی بلکہ صاف گوئی تک سے کام نہیں لے رہے تھے۔!

جناب بھٹو ہر بات عوام سے پوشیدہ رکھ کر کرتے رہے ہیں۔ اور ان کے اس طرز عمل میں ان کی یہ مخفی خواہش کار فرما رہی ہے کہ کسی طرح پاکستان قومی اتحاد کے عظیم اور بہادر رہنما کروڑوں عوام کی والہانہ "تائید و حمایت سے محروم ہو جائیں۔ مسٹر بھٹو قومی اتحاد کے صدر اور قومی اتحاد کے دیگر رہنماؤں سے ہونے والی گفت و شنید کو پوشیدہ رکھ کر عوام کو یہ تاثر دینا چاہتے تھے کہ دیکھو یہ رہنما جن کی آواز پر تم سڑکوں بازاروں اور گلیوں میں آئے ہوئے ہو، جن کے لیے تم نے طویل اسارت کی صعوبتیں برداشت کی ہیں، جن کے کہنے پر تم نے آنسو گیس، لاٹھیوں اور گولیوں کا مقابلہ کیا ہے، جن رہنماؤں کی چلائی ہوئی تحریک کے سلسلے میں تمہارے بوڑھے بچے، جوان اور عورتیں شہید و زخمی ہوئے ہیں وہ آج تمہاری قربانیوں اور تمہارے مقدس خون کا سودا کر رہے ہے۔

اس کے برعکس پاکستان قومی اتحاد کے رہنما ہر بات عوام کی مرضی کے مطابق بغیر کسی اخفاء و ابہام کے کرتے رہے۔ انہوں نے ۳۲ نکات پیش کرتے ہوتے بھی کسی بات کو عوام سے پوشیدہ نہیں رکھا اور بھٹو صاحب کے اصرار پہ تین بنیادی نکات بھی کھلی فضا میں پیش کیے۔ ان رہنماؤں نے براہ راست بھٹو صاحب سے بھی وہی بات کی جو ان کے

پیغام بروں سے کی تھی اور انہوں تحریری طور پر بھی وہی بات کی جو زبانی طور پر کی تھی اس کے علاوہ ان رہنماؤں نے جو مطالبات مشترکہ طور پر پیش کیے وہی مطالبات جناب بھٹو کے علیحدہ علیحدہ رہنماؤں سے ملنے پر بھی پیش کیے گئے۔

جبکہ جناب بھٹو نجی ملاقاتوں میں کچھ کہتے رہے، تحریری طور پر کچھ کہتے رہے عوام سے کچھ کہتے رہے۔ اپنے پارٹی ورکرز سے کچھ کہتے رہے اور اخبارات میں بیانات کچھ دیتے رہے۔ اس دوران بھٹو صاحب کے قول و عمل میں جس قسم کا تضاد و تخالف رہا۔ وہ عیاں راچہ بیاں ہے۔

بھٹو صاحب کی اس تمام ترنگ و تاز کا نتیجہ منطقی کے طور پر جو برآمد ہوا وہ یہ ہے کہ وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ پاکستان قومی اتحاد کی پوزیشن مضبوط سے مضبوط تر ہوتی چلی گئی اور بھٹو صاحب کی پوزیشن کمزور سے کمزور تر۔

اور جناب بھٹو نے ریفرنڈم کے نام سے جو آخری حربہ استعمال کیا ہے اس کے بعد تو چند اکا دکا مفاد پرستوں کے سوا ملک کا ہر فرد قومی اتحاد کے رہنماؤں کی بہادری، جرات، اخلاص، ایثار اور حب الوطنی کی داد دے رہا ہے۔ قوم نے یہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ جن رہنماؤں پر انہوں نے بھرپور اعتماد کر کے مالی اور جانی قربانیاں پیش کی ہیں وہ کٹ تو سکتے ہیں عوام کی خواہش کے بر عکس جھک نہیں سکتے۔

ہم بھٹو صاحب سے آج بھی یہی کہیں گے کہ وہ ملک اور قوم کو اپنے ذاتی وقار اور جھوٹی انا کی بھینٹ نہ چڑھائیں اور قومی اتحاد کے تین بنیادی مطالبات تسلیم کرتے ہوئے حقیقت پسندی کا ثبوت دیں۔ جس طرح سے وہ ریفرنڈم کے لیے آئین میں ترمیم کر رہے ہیں قومی اسمبلی کے دوبارہ انتخاب کرانے کے سلسلے میں بھی کر سکتے ہیں - اب تو یہ عذر لنگ بھی باقی نہیں رہا کہ آئین کی خلاف ورزی نہیں کی جا سکتی۔

اگر بھٹو صاحب اپنی رائے اور مؤقف کو حتمی اور آخری قرار دیتے ہوئے ضد پر قائم رہے اور ٹولا لنگڑا ریفرنڈم ہی کرانے میں کامیاب ہو گئے تو پھر اس کا حشر بھی وہ ہوگا جو صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات کا ہوا تھا بلکہ اس سے بھی ابتر اور جس بحران کو حل کرنے کے لیے جناب بھٹو ریفرنڈم کا سہارا لے رہے ہیں وہ نہ صرف جوں کا توں قائم رہے گا، بلکہ پہلے سے کہیں زیادہ فزوں تر ہو جائے گا۔

ہدیۃ المہدیین فی آیۃ خاتم النبیین

حال ہی میں "مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان" کی طرف سے حضرت مولانا مفتی محمد شفیع (بانی دارالعلوم کراچی) کا عربی رسالہ "ہدیۃ المہدیین فی آیۃ خاتم النبیین" شائع کیا گیا، جو موصوف نے حضرت الاستاذ امام العصر علامہ محمد انور شاہ کشمیریؒ کے حکم سے حضرتؒ کی زندگی میں مرتب فرمایا تھا۔ اس میں مسئلہ ختم نبوت پر ۲۲ آیات - ۱۶۵ احادیث، صحابہ و تابعین کے آثار، علمائے امت کے ارشادات اور کتب سابقہ کی شہادتوں کا بے نظیر ذخیرہ جمع کیا گیا ہے۔ یہ رسالہ عربی میں اپنے موضوع پر جامع ترین کتاب ہے جس پر حضرت امام العصرؒ نے حضرت مؤلف کو بہت داد دی تھی۔

"مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان" کی جانب سے اس کی اشاعت اس مقصد کے پیش نظر کی گئی ہے کہ نہ صرف اندرون ملک ہر عالم اور ہر عربی دان اس سے مستفید ہو، بلکہ ایشیا، افریقہ اور یورپ کے ان تمام ممالک کے اہل علم تک یہ کتاب پہونچائی جائے جہاں قادیانی فتنۂ ارتداد کے اثرات ہیں۔ اور جہاں عالمی زبانوں میں مستند اور ٹھوس لٹریچر کا تقاضا شدت سے ہو رہا ہے، ارادہ ہے کہ سر دست اس کتاب کا ایک لاکھ نسخہ بھجوانے کا بندوبست کیا جائے۔ اور اس کی شکل یہ تجویز کی گئی ہے کہ وہ تمام اہل خیر جنہیں دین اور اس کے عالمی تقاضوں کا احساس ہے انہیں اس صدقہ جاریہ کی طرف توجہ دلائی جائے کہ وہ حسب استطاعت اس کے سو سو، ہزار ہزار نسخے خرید کر خود بھجوائیں یا یہ کام "مجلس تحفظ ختم نبوت" کے سپرد کر دیں۔

جو حضرات اس صدقہ جاریہ کی تحریک میں حصہ لیں گے انہیں کتاب اصل لاگت پر مہیا کی جا رہی ہے۔ یعنی فی سینکڑہ ۳۰۰/- روپے اور فی ہزار ۲۴۰۰/- چوبیس سو روپے اس چھوٹی سی کتاب کے ایک لاکھ نسخے بھجوا دینا قومی سطح پر معمولی بات ہے۔ مگر اس کے اثرات انشاء اللہ دنیا و آخرت میں خیر و برکات کا موجب ہونگے۔ میں تمام احباب و مخلصین سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ قومی اور ملی فریضہ کی طرف متوجہ ہوں اور اس تحریک میں بیش از بیش حصہ لیں۔

واللہ الموفق لکل خیر و سعادۃ۔

تمام خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کی جائے

ناظم شعبہ نشر و اشاعت مجلس تحفظ ختم نبوۃ پاکستان تغلق روڈ ملتان

محمد یوسف بنوری عفی عنہ

۲۰ ربیع الثانی ۱۳۹۰ھ

ماخوذ از دعوات حق

اسلام

انسانیّت کے لیے عزّت اور سرخروئی کا پیغام!

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق مدظلہ کا جمعہ کے اجتماع سے ولولہ انگیز خطاب

خطبہ مسنونہ کے بعد

وللہ العزۃ ولرسولہ و للمؤمنین و لکن المنافقین لا یفقہون ٥

وقال عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ الحمد للہ الذی اعزنا اللہ بالاسلام

زمانہ جاہلیّت

میرے محترم بزرگو! تاریخ آپ کے سامنے ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے کے زمانے کو زمانہ جاہلیّت کہتے ہیں یہ مختصر لفظ پوری تاریخ اپنے اندر رکھتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت عطا ہونے سے پہلے دنیا کے لوگ اور خصوصاً عرب بالکل جاہل اور جاہلیت کے کاموں میں رات دن مشغول رہا کرتے تھے۔ نہ تو وہاں ظاہری علوم تھے نہ عرب میں کالج تھا نہ سکول، نہ پرائمری سکول نہ مڈل سکول۔ اللہ تعالیٰ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں۔

ھو الذی بعث فی الامیین رسول منھم الآیۃ

اللہ اس قوم کو امی قرار فرماتے ہیں۔ اس قوم میں عقاید کے لحاظ سے جاہلیت کے بہت سے امور تھے۔ کردار اور عمل کے لحاظ سے ان میں خوضیت تھی۔ ہر ایک گاؤں اور قبیلہ دوسرے گاؤں اور قبیلہ سے متنفر تھا۔ ہر گاؤں اور قبیلے کا بڑا اپنے آپ کو خود مختار بادشاہ سمجھ رہا تھا۔ اس کے پیرو اس کے لیے جان دینے کو تیار ہو جاتے تھے۔ زندگی گذارنے کے لیے ڈکیتی کرتے۔ ایک دوسرے کا مال چھینا، ایک دوسرے کو قتل کرنا لڑنا جھگڑنا اس کا شغل تھا۔ ایک میلہ لگا ہوا تھا اس میں ایک شخص اپنے خیمہ سے نکل کر باہر آتا اور بیٹھ کر اپنے پاؤں پھیلا کر لوگوں کو چیلنج دیتا ہے۔ جیسا کہ آپ کے ہاں جوا پر داؤ لگاتے ہیں، تو اس نے چیلنج دیا کہ ہے تم میں کوئی مرد کہ میرے ان پھیلاتے ہوئے پاؤں کو سمیٹا سکے۔

اب کوئی بات ہے کہ کہا کہ تم میں مردانگی اور بہادری ہو تو آؤ میرے پاؤں کو سمیٹ دو۔ ایک شخص نے سنا تو خیمہ سے نکل کر آیا اور تلوار اس کے پاؤں پر دے ماری اور پاؤں کاٹ کر رکھ دیا۔ اور کہا یہ لو میں نے تمہارے پاؤں سمیٹ دیئے ہیں۔ اس بات پر لڑائی شروع ہوگئی۔ ایک بہت بڑے عرصے تک جاری رہی۔ اور بے شمار افراد دونوں طرف سے قتل ہوتے رہے جس کی نشاء صرف وہی جاہلیت کی بات ہوئی۔ ہزاروں باتیں ہیں ان کی جاہلیت کی۔

قتلِ اولاد

جس قوم میں اتنی سنگدلی ہو کہ اپنی بیٹی کو بچپن میں ذبح کریں اور اس کو عار سمجھیں کہ یہ بڑی ہوگی تو کوئی میرا داماد بنے گا۔ میری لڑکی سے شادی کرے گا تو یہ میرے لیے عار ہوگی۔ اتنا بھی نہ سوچے کہ اگر شادی بیاہ نہ ہوتا تو خود کہاں سے پیدا ہوتے۔ اپنی بیٹیوں کو زندہ درگور کر دیتے! اور بیٹوں کو بھی قتل کرتے اس لیے کہ بڑے ہوں گے تو شادی بیاہ کھانے پینے کا چکر ہو گا۔ فقیری آئے گی اور کھانے پینے کے لیے روٹی بھی نہیں ملے گی اور جب بھوک سے تڑپیں تو اب ہی اسے قتل کر دو۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ولا تقتلوا اولادکم خشیۃ املاق

فقر کے ڈر کی وجہ سے اپنی اولاد کو مت قتل کرو۔

تو جس کی یہ حالت ہو اتنی سنگدل ہو کہ اپنے جگر گوشوں کو ذبح کرتی ہو۔

تحریکِ ضبطِ ولادت

جیسا کہ آج بھی خاندانی منصوبہ بندی کے نام سے

اخلاق اور فقر کے ڈر سے یہ کہتے ہیں کہ بچے کم پیدا کیا کرو۔ اللہ اکبر گویا خود ہی رازق ہو — دیکھیے جب تک ہم مسلمانوں کا عقیدہ یہ تھا اور واقعی مومن ہیں کہ :

وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقھا۔

زمین میں کوئی جاندار نہیں مگر خدا اس کو روزی پہونچائے گا۔

تو کوئی کمی نہ تھی۔ آپ سب نے پاکستان کے قیام سے پہلے ایک روپے میں دس دس پندرہ پندرہ سیر گیہوں خریدا ہوگا۔ جب کہ یہ خاندانی منصوبہ بندی کی سکیم نہ تھی۔ روپے کی دو سیر مصری چینی جب کہ یہاں کارخانے بھی نہ تھے۔ باہر سے چینی آیا کرتی تھی۔ آج چھ روپے سیر نہیں ملتی تو اصل میں خدا ہمیں تھپڑ مار رہا ہے کہ میرے کام میں دخل دینا شروع کر دیا۔ اب سنبھالو رزق کے مسئلے کو۔ اور یہ بھی جاہلیت کا وہی طریقہ قتل ہے۔ قتل کی بہت سی صورتیں ہوتی ہیں۔

اسلام اور عصر حاضر کے ترقیات

اپنی اولاد کو دین سے محروم رکھو اس ڈر سے کہ کیا کھائیں گے اس لیے صرف کالجوں ہی میں پڑھاتے ہو۔ یہ بھی تم نے قتل کر دیا۔ دنیا میں اگر اس کو کچھ ملازمت مل بھی گئی مگر آخرت اس کی تباہ ہوئی یا نہیں؟ انگریزی کا تمدن اور انگریزی تعلیم ہی سارا مطمع نظر رہا۔ اور ہم انگریزی زبان دانی کے خلاف نہیں ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ مولوی انگریزی زبان اور مغربی ترقیات کے خلاف ہیں۔ حاشا و کلا۔ ہم تو کہتے ہیں کہ بھائی یورپ میں جتنے کارخانے ہیں اسلحہ کے اس سے زیادہ مسلمانوں کو بنانے چاہئیں۔ وہ ایٹم بم بناتے ہیں، ہائیڈروجن بناتے ہیں، وہ ہوائی جہاز اڑاتے ہیں۔ سب سے پہلے تو یہ کام مسلمانوں کے کرنے کا تھا۔ مسلمانوں نے سب سے پہلے طائف کے محاصرے میں منجنیق استعمال کیا جو اس زمانے کی توپ تھی اور اللہ تعالیٰ کا اعلان ہے کہ :

واعدوا لھم ما استطعتم من قوۃ ومن رباط الخیل ترھبون بہ عدو اللہ وعدوکم۔

کافروں کے مقابلے میں جتنی بھی قوت ہو طاقت ہو ہتھیار جمع کرو تاکہ تمہارا اور خدا کا دشمن اس سے ڈر سکے۔

نماز کے لیے پانچ وقت ہیں اسے اللہ نے خاص اوقات میں مقید کر دیا ہے۔ روزہ سال میں ایک ماہ۔ حج عمر میں ایک دفعہ۔ زکوٰۃ سال بھر میں اگر نصاب پورا ہو جاتے وہ بھی چالیسواں یا عشر یا نصف العشر دیدو۔ سب عبادات مقید ہیں مگر یہاں تو عجیب لفظ ہے

ما استطعتم

جتنی بھی تمہاری قوت، بس چلے، مطلق چھوڑ دیا اور یورپ نے جو کچھ سیکھا ہے بنو عباس کے زمانے میں یونانی علوم فلسفہ وغیرہ انھوں نے عربی میں ترجمہ کروایا۔ پھر اندلس اور یورپ میں جہاں مسلمانوں کی حکومت تھی، اور وہاں تو اسلام کے بغیر عہد جاہلیت تھا۔

ہم نے یورپ سے صرف برائیاں سیکھیں

تو یورپ نے اس دور میں پڑھا لکھا اور اسلام سے جو کچھ سیکھا اس پر عمل در آمد کیا ہم نے اسے پس پشت ڈال دیا۔ نتیجۃً انھوں نے آکر ہمارے اوپر حکومت شروع کر دی اور ہم نے ان سے صرف ان کی اخلاقی برائیاں سیکھیں بے حیائی اور خدا فروشی سیکھی۔

تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ دور جاہلیت نام ہے اس کا دور کا جہالت ہی جہالت تھی۔ ایک دوسرے کا گلا کاٹتے تھے، مال چھینتے تھے بغیر کسی منشا کے وہ ایک دوسرے کے درپے ایذا تھے۔ اسلام نے آکر یہ اعلان کر دیا کہ :

انما المومنون اخوۃ

یہ اتنی کروڑ مسلمان جس ملک میں بھی ہیں اور جتنے بھی ہیں جس رنگ میں بھی ہیں آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ ایک قوم ہیں۔ یہ ہمارے ہاں جو صوبوں کا نام لیا جاتا ہے کہ ان کے حقوق الگ ہیں اور قومیں الگ ہیں اللہ اکبر

یہ سب اس انگریزی تعلیم کی برکت ہے ہم انگریزی کے ان علوم اور مضامین کے خلاف ہیں جو مسلمانوں کو افتراق اور انتشار سکھاتے ہیں۔

انگریزیت کفر کی پہلی سیڑھی

یہ انگریزی جو ہے یہ کفر کے لیے پہلی سیڑھی بنی ہوئی ہے۔ یہ ایک ہیولیٰ جس شکل کو اس کے سانچے میں ڈال دیا اس کو قبول کر لیتا ہے تو جو چیزیں مفید ہیں وہ تو اسلام نے پہلے چودہ سو برس پہلے اس کا سبق سکھایا۔ یورپ نے نہیں۔ جیسا کہ کتا کتوں سے لڑتا ہے اس طرح یورپ آپس میں نہیں لڑ رہا۔ یہ چین اور روس باہم نہیں لڑ رہے ہے، یہ امریکہ دوسرے ممالک سے برسرپیکار نہیں۔ کیا یہ سب مغربی ممالک کے طور طریقے نہیں؟ روزانہ سنتے ہیں کہ اتنے ٹن بم گرائے گئے۔ انسانیت ان کے ہاتھوں تباہ ہوتی ہے یا نہیں۔ ہمارا اسلام ان باتوں کو قبول نہیں کرتا۔ یہی مغربیت ہے اور انگریزی تعلیم و تہذیب جس کے ہم مخالف ہیں انگریزی زبان کے نہیں۔ مگر یہ سب چیزیں انگریزی تعلیم میں ڈال دی گئی ہیں۔

صحابہ کرام کا اخوت و ہمدردی کا عملی مظاہرہ :

اسلام جب آیا تو ان لوگوں کو جو دیوانوں کی طرح ایک دوسرے کو کاٹتے تھے ان لوگوں نے

اسلام قبول کیا تو حالت یکسر بدل گئی اور وہ لوگ جو ایک دوسرے کے مال و جان اور عزت لوٹنا فخر سمجھتے تھے حالت یہ ہو گئی کہ مہاجرین جو مکہ معظمہ اور گردونواح کے کافروں کے ہاتھوں تنگ تھے اور انہوں نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے باہر سے آنے والے مہاجرین اور انصار یعنی مقامی باشندوں کے درمیان مواخات اور بھائی چارہ قائم کیا۔ ایک انگریز مؤرخ کہتا ہے۔

"اسلام کی ترقی کا پہلا ہتھیار یہی مواخات تھا"

اب بھی :

انما المومنون اخوۃ

کی تلاوت کرتے ہیں اور اب بھی ہمارا اس پر ایمان ہے۔ مگر انہوں نے عملی شکل میں یہ چیز بتلا دی۔ حضرت سعد مدینہ منورہ کے باشندے ہیں، رئیس ہیں، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف مکہ معظمہ کے باشندے ہیں۔ ایک بڑے تاجر اور مالدار تھے۔ اللہ کے لیے انہوں نے وطن چھوڑا۔ مدینہ منورہ آئے تو حضور انور جو آنے والے مہاجرین کی مناسبت سے کسی انصاری سے اس کا بھائی چارہ قائم کراتے تو حضرت عبدالرحمٰن کا بھائی حضرت سعد بنوا دیا۔ حضرت سعدؓ خوشی خوشی اپنے گھر ساتھ لے گئے کہا : بھائی میرا یہ مکان ہے تم میرے بھائی ہو تو یہ مکان آدھا آپ کا ہے۔ آدھا میرا ہے۔ یہ زمین ہے۔ آدھی آپ کی ہے آدھی میری ہے اور ایثار کا سب سے بڑا جو مظاہرہ فرمایا وہ یہ کہ عرب جو غیور تھے اور عربوں میں غیرت بدرجہ اتم موجود تھی، مگر یہاں مسئلہ اسلامی مواخات کا آگیا۔ تو سعد بن معاذ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف سے کہا میری دو بیویاں ہیں تمہاری کوئی بیوی نہیں تم اگر چاہو تو جو بیوی بھی چاہو اسے طلاق دے دوں اور عدت گذرنے کے بعد تم اس سے نکاح کر لو۔ حضرت عبدالرحمٰن نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے مال اور اہل وعیال میں برکت ڈالدے اور سب کچھ تجھے مبارک کرے مجھے بازار کا راستہ بتلا دو میں خود کام کاج کر دوں گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ بے مثال انقلاب

تو وہ قوم کہ ایک پائی کے لیے راستے لوٹتی اور بلا وجہ قتل کرتی اس قوم کی ایسی حالت ہو گئی، میں حیران ہو جاتا ہوں کہ اسلام اور حضورؐ کی تعلیمات سے کیسا انقلاب آیا ؟

جس ملک میں نہ کالج تھا نہ سکول نہ اکیڈیمی تو ایمان داری سے کہو کہ حضرت خالد بن ولیدؓ جیسے کمانڈر اور جرنیل کو آج تک کسی قوم نے پیش کیا ہے ؟ جنہوں نے قیصر و کسریٰ کے تخت کو الٹ دیا۔ اور حضرت عمرؓ نے جب حضرت خالدؓ کو کمانڈر سے سپاہی بنا دیا تو ذرا بھی حکم عدولی نہ کی۔ فرمایا کہ الحمد للہ کہ اب تک میں لڑاتا رہا۔ اب خود سپاہیوں کی صف میں لڑتا رہوں گا۔ یہ تو میری ترقی ہو گی۔

حضرت امیر معاویہؓ کا قیصرِ روم کو جواب

حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کے درمیان اختلافِ رائے کی بنا پر کچھ شکر رنجی ہو گئی تو جب کہ دونوں کے درمیان لڑائی ہو رہی تھی حضرت امیر معاویہ کی خدمت میں قیصر روم قاصد بھیجتا ہے کہ تمہاری لڑائی ہے میں چاہتا ہوں کہ حضرت علی کے مقابلہ میں اسلحہ، روپے، کپڑے، غلے، دوائیوں سے آپ کی مدد کروں لیکن حضرت معاویہؓ خط کے جواب میں لکھتے ہیں کہ

اے عجمی کتے ! تم ہمیں لڑانا چاہتے ہو۔ تمہارا اس میں کیا دخل ہے۔ خدا کی قسم حضرت علی جس دن یہ اعلان کریں گے کہ میں قیصر روم سے جہاد کرنا چاہتا ہوں تو میدانِ جنگ میں ان کے لشکر کا پہلا سپاہی ہوں گا۔"

قیصر روم یہ جواب پاکر ٹھنڈا ہو گیا۔ اور ایک ہمارا یہ حالت ہے کہ آج ہم سے مشرقی پاکستان کس نے الگ کروایا۔ یہ روس ہی تو ہے ہندو ہی تو ہے کوئی نئی پالیسی نہیں دشمن ہمیشہ ہمارے اختلافات سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے اور ہم ان کے آلۂ کار بن جاتے ہیں اور ایک صحابہ کے ایمان کی پختگی تھی

حضرت خالد بن ولید

تو میں عرض کر رہا تھا کہ کیا کوئی قوم خالد بن ولیدؓ جیسا جرنیل پیش کر سکتی ہے جو سر سے پاؤں تک اللہ کی راہ میں زخمی ہوئے۔ جسم کا کوئی حصہ ایسا نہ تھا جس پر زخم کا نشان نہ ہو اور انتقال ہونے کا وقت چارپائی پر آیا۔ تو دو باتیں فرمائیں ایک یہ کہ مسلمانو !

" اگر موت جہاد اور لڑائیوں میں شرکت کی وجہ سے آتی ہے تو میں ایک نمونہ ہوں کہ کونسی لڑائی ایسی ہے جس میں میں نے شرکت نہ کی ہو۔ اور پہلی صف میں نہ لڑا ہوں۔ مگر میں آج چارپائی پر مر رہا ہوں"

معلوم ہوا کہ موت اللہ کے اختیار میں ہے موت سے ڈرنا نہیں چاہیے۔ یہ ایک شجاعت کا سبق ہے۔ دوسری بات یہ فرمائی کہ :

" تمام عمر کی تمنا تھی کہ میں میدانِ جہاد میں کافروں کے ہاتھ سے شہید ہو جاؤں۔ مگر افسوس کہ میری تمنا پوری نہیں ہوئی اور میری روح چارپائی پر نکل رہی ہے"

سیف اللہ کی شہادت نہ پانے کا ایک نکتہ

اللہ ربی ! یہ تو حضرت خالد بن ولیدؓ کی شان

عبدیت تھی ورنہ آپ جانتے ہیں کہ ان کی قربانیوں کی کوئی حد نہیں - ایک جہاد غالباً غزوہ موتہ میں کافروں کو قتل کرتے کرتے سات یا نو تلواریں ٹوٹ گئیں اور حضور اقدس نے فرمایا -

خالد سیف من سیوف اللہ -

خالد اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے -

تو اب تلوار کا کام اوروں کو کاٹنا ہے خود کٹنا نہیں تو حضور اقدس نے یہ خطاب خالد کو دیا کہ "خدا کی تلوار"

تو اگر خالد بن ولید بھی کسی میدان جنگ میں کافروں کے ہاتھوں شہید ہو جاتے تو لوگ کہتے کہ یہ تلوار تو کاٹنے کی بجائے خود کٹ گئی تو اللہ کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے عطا کردہ خطاب کی لاج رکھنی تھی - پیغمبر کی زبان سے ایک لقب سیف اللہ تجویز ہوا تو خدا نے اس وجہ سے انہیں کافروں کے ہاتھوں نہ مارا -

خلفائے راشدین

پھر عمر فاروق جیسے عادل ماہر قانون اور حق و انصاف کو دنیا میں پھیلانے والا آج کوئی بتلا سکتا ہے حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کے عہد میں پاکستان، کابل، اندلس - الغرض یورپ افریقہ ایشیا میں فتوحات ہوئیں - کیں ایسے حکمران اور فاتح اوروں کے پاس ہیں؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایران فتح کیا جس پر آج ہمارے شیعہ بھائی بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کے صدقے سے کھا رہے ہیں - انہیں حضرت عمرؓ و عثمانؓ نام سننا گوارا نہیں - یہ ان کی لاعلمی ہے آج اگر ہے تو ماؤزے تنگ کی قدر ہے اور مارکس کی قدر ہے - آپ اپنے اکابر و اسلاف کیا معلوم ہیں کہ ان کی سیاست ان کی شجاعت ان کا تقوی ان کا زہد کیسا تھا صحابیت کی اونچی شان تو ایک طرف کہ وہ تو بہت اونچے درجے ہیں -

یورپ نے حضرت عمرؓ اور حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ جیسی اکابر ہستیوں کی سیرت اور سیاست سے سبق لینا چاہا کہ انہوں نے کیسی حکومت کی؟ حضرت عمر کے پاس لاکھوں، کروڑوں کا مال و دولت آیا، مگر خود فقیر رہے کسریٰ کے تاج و تخت قدموں میں آئے -

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور فتح بیت المقدس

حضرت عمر کی یہ حالت تھی کہ بیت المقدس کو فتح کرنے جا رہے ہیں، کپڑے پھٹے پرانے ہیں، ایک اونٹنی ساتھ ایک - باری باری سواری کر رہے ہیں - ایک منزل آقا سوار ہوتا ہے تو دوسری منزل تک غلام - بیت المقدس جو عیسائیوں اور یہودیوں کا مرکزی مقام تھا اور اب وہ لوگ مفتوح بھی تھے تو شہر سے باہر میلوں استقبال کے لیے کھڑے تھے - سونے چاندی کے تمغوں اور لباس فاخرہ میں ملبوس فاتح کے استقبال کے لیے نکلے ہیں حضرت ابو عبیدہ بن الجراح مسلمانوں کے سپہ سالار نے آگے بڑھ کر درخواست کی آپ امیر المومنین ہیں فاتح ہیں اور آپ کے کپڑے بوسیدہ اور میلے ہو گئے ہیں، نئے کپڑے پیش کر دیئے کہ بدل لیجئے اور آج تو ہم ویسے بھی گھر سے نکلتے ہیں تو دو گھنٹے کنگھی کرتے کپڑے اور سوٹ بوٹ ٹھیک کرنے پر لگ جاتے ہیں - مگر امیر المومنین ہیں جو بیت المقدس پر یعنی عیسائیت اور یہودیت پر اسلام کی فتح کا جھنڈا گاڑنے جا رہے ہیں - ہزاروں لوگ استقبال کے لیے ہیں، بظاہر شان و شوکت دکھانا چاہیے تھا - مگر کپڑوں پر کئی پیوند لگے ہوتے ہیں - ان کے راہبوں اور پادریوں نے آگے بڑھ کر دیکھا کہ ایک شخص اونٹنی پر سوار ہے دوسرا مہار تھامے جا رہا ہے - تو کہا کہ ہماری کتابوں اور پیشگوئیوں میں فاتح بیت المقدس کا جو حلیہ ہے وہ تو اونٹ پر بیٹھے ہوئے شخص پر چسپاں نہیں ہوتا - مسلمانوں سے پوچھا تو کہا کہ نہیں - یہ مہار پکڑے ہوئے شخص امیر المومنین ہیں - چونکہ اس وقت باری خادم کی سواری کی تھی، اس لیے غلام سوار ہے حضرت عمر کو دیکھ کر انہوں نے اعتراف کیا کہ اسی ہیئت اور حلیہ کا شخص ہی فاتح بیت المقدس ہے جس کی علامتیں کتابوں میں لکھی ہیں - الغرض کپڑے پیش ہوئے تو حضرت عمر نے رد کر دیئے - ناگواری ظاہر فرمائی -

مدار عزت صرف اسلام ہے!

اور فرمایا کہ:

نحن قوم اعزنا اللہ بالاسلام -

ہم مسلمانوں کو اللہ نے اسلام ہی کی بدولت عزت دی -

کیا عزت کپڑوں میں ہے، بنگلوں اور موٹروں سے ہے، ایئرکنڈیشنوں سے ہے، فلموں اور تصویروں سے ہے؟ ہم لوگ تو یہی سمجھتے ہیں - حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ یہ عزت نہیں، ساری عزت اللہ نے اسلام کی بدولت دی ہے بلکہ پرانے پھٹے کپڑوں میں اللہ نے فتح دی - ہم کیوں اپنی حالت کو بدلیں - اور عزت اللہ نے کیسی دی، کیسا دبدبہ دیا کہ ایک دوسرے موقع پر حضرت عمر نے ٹھہر کر پیچھے دیکھا تو ہزاروں کی فوج جو پیچھے تھی آپ کا گردن مڑتے ہی سہم گئی، دب گئی، یہ ہیبت فاروقی ہے -

وجاہت ربانی

ایک موقع پر حضرت عمر ایک درخت کے نیچے کھڑے ہیں رو پڑے فرمایا اللہ اکبر اور فرمایا میں اپنی جوانی کے آغاز میں اسی جنگل میں اپنے والد کا ایک اونٹ چراتا رہا - اس درخت کے نیچے آ کے ٹھہر گیا کہ آرام کر لوں - ایک دن میری آنکھ لگ گئی تو اونٹ غائب ہو گیا والد صاحب نے آ کر ڈانٹا، چیٹ رسید کی کہ ہماری ساری معیشت کا

دارومدار تو صرف یہی اونٹ تھا تو نے اسے بھی گم کر دیا تو اب ذریعہ معاش کیا ہوگا۔ فرمایا کہ آج وہ عمر ہے کہ روئے زمین پہ کوئی ایسی مخلوق نہیں جس سے حضرت عمر ڈرتا ہو۔ تو یہ ہے اصلی وجاہت اور عزت۔ ایک ہاتھ میں قرآن ہے ایک ہاتھ میں تلوار، لیکن فتح بیت المقدس کے وقت بھی پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ ہمیں اپنے بزرگوں کی سیرت معلوم نہیں اور یہ کہ اسلام نے انہیں کہاں سے کہاں پہونچا دیا۔

دیانت

اور جب وقت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہو رہا تھا تو اپنے بیٹے کو بلا کر کہا کہ تم میرے گھر بار کو بیچ کر اس سے میرا قرض ادا کرو۔ تو جس کی سلطنت لاکھوں مربع میل تھی، جو قیصر و کسریٰ کے تاج و تخت کا وارث تھا وہ اپنے بیٹے کو قرض پورا کرنے کے لیے جائیداد بیچنے کی وصیت کر رہے ہیں۔ فرمایا اگر اس سے بھی پورا نہ ہو سکے تو میرے چچا زاد بھائیوں اور قریبی عزیزوں سے مدد لے کر قرض ادا کرنا۔ بخاری شریف میں ہے اب تک اس مکان کا نام بیت القضاء ہے۔ کیا ایسی ہستی آپ کو اور کہیں مل سکتی ہے؟

مجددِ اوّل

عمر بن عبدالعزیزؒ

اور اللہ تعالیٰ اسلام کو مٹاتا نہیں جہاں بھی ایسی باتیں شروع ہونے لگیں کہ خدانخواستہ اس کے فروغ سے اسلام میں اضمحلال آنے لگے تو احادیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی مجدد کو بھیجتا ہے جو مٹے ہوئے نقوش کو پھر ترو تازہ کر دیتا ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی بھی یہی شان مجددیت تھی۔ ان سے پہلے خاندان بنو امیہ بہت ہی سخت گیر تھا اور اسلامی حالت میں کچھ اضمحلال آنے لگا تو اللہ تعالیٰ نے اسی خاندان میں سے آپ کو پیدا کیا۔ آپ نے تختِ خلافت پر بیٹھتے ہی اعلان کیا کہ اسلام صرف نام نہیں اس کے کچھ فرائض ہیں، واجبات ہیں، مندوبات ہیں، تقاضے ہیں اس کو پورا کرنا ہوگا۔ یہ تھا آرڈی ننس۔ ہمارے ہاں بھی آرڈی ننس جاری ہوتے۔ یہ پہلا آرڈر تھا۔ تمام سرکاری ملازمین جن کی تعداد ہزاروں ہوگی کو حکم دیا کہ اہم ترین چیز میری نگاہوں میں فریضہ نماز کی ادائگی ہے۔ حضرت عمر نے بھی ایسا ہی حکم جاری کیا تھا۔

ان اهم امورکم
عندی الصلوٰة فمن
اقامها فقد اقام الدین
ومن ضیعها فهو
لما سواها اضیع۔

کہ میرے نزدیک تمہارے سب کاموں میں اہم کام نماز کی ادائیگی ہے۔

اور پھر وجہ بتلا دی کہ تمام ملازمین خلیفہ کے ڈر سے بادشاہ کے ڈر سے کام کرتے ہیں اور حاکم اور خلیفہ کی حیثیت تو اللہ ربّ العزت مالک الملک کے سامنے کچھ بھی نہیں۔ تو جو سرکاری ملازم اللہ سے نہیں ڈرتا، اس کے حکم کی تعمیل نہیں کرتا وہ کیا امیر کے حکم کی پابندی کرے گا جو نماز کی پابندی نہیں کرتا۔ جو خدا سے نہیں ڈرتا تو فرائض منصبی کبھی بھی انجام نہیں دے سکتا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

الذین ان مکنّاهم
فی الارض اقاموا الصلوٰة
واٰتوا الزکوٰة۔

یعنی مسلمانوں کی حکومت کا منشور اللہ نے بتلا دیا کہ اگر ہم ان کو تمکنت قوت اور سلطنت دیں تو کیا کریں گے ۔۔۔ ۱ اقامتِ صلوٰة۔ اللہ کی تابعداری کی طرف لوگوں کو مائل کر دیں گے۔ لوگوں سے کہیں گے کہ شراب مت پیو۔ قتل مت کرو۔ ڈکیتی مت کرو، زنا مت کرو۔ آپس میں مت لڑو۔

تو حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے تخت پر بیٹھتے ہی امن منشور پر عمل کر دکھایا اور آباء اجداد اور پیش رو حکمرانوں کی ایسی تمام جاگیریں اصل مالکوں کو واپس کر دیں جو انہوں نے جبر سے الاٹ کرائی تھیں۔ خود فقیرانہ زندگی اختیار کی۔ نتیجہ اس کا یہ نکلا کہ جنگل میں بھیڑ اور بکری ایک جگہ سے پانی پینے لگے۔ اور اگر بادشاہ اور حکومت کے کارندے مخلص ہوں، خدا ترس ہوں تو خدا کی قسم نہ پولیس کی ضرورت ہوگی، نہ فوج کی۔ اور جہاں نیک آدمی کے اثرات انسانوں پر پڑتے ہیں، وہاں جنگلی جانوروں پر جنگلوں اور صحراؤں پر بھی نیک حاکم کی نیکی کا اثر ہوتا ہے تو تمام مسلمان قوم اور پورا ملک حکمرانِ عادل کی نیکی سے کیوں متاثر نہ ہوگا۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ پر

حضورؐ اکرم کا فیضان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہو گئے، حضرت صدیق اکبرؓ پیدا ہوئے۔ حضور نے فرمایا:

ما صب اللہ فی صدری
صببتہ فی صدر
ابی بکر۔

اللہ نے جو کچھ میرے سینے میں ڈال دیا وہ میں نے ابوبکر کے سینے میں ڈال دیا

وہ آئینہ ہیں کمالات نبوت کے۔ ایک شخص صاف ستھرا حسین و جمیل اچھے لباس میں آئینہ کے سامنے کھڑا ہو جاتا ہے تو ویسا ہی سب کچھ آئینہ میں آجاتا ہے اور جہاں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسے جواب دیا مثلاً صلح حدیبیہ میں تو حضرت عمر نے جا کر سیدنا ابوبکر صدیق سے ذکر کیا تو وہی الفاظ آپ کے بھی ہوتے۔ قبل از نبوت بھی حضور کی شان میں جو آیا ہے کہ:

انک تصل الرحم
و تحمل الکل
و تقوی الضیف
و تعین علی نوائب
الحق ۔

"آپ صلہ رحمی کرتے ہیں۔ لوگوں کے بوجھ اٹھاتے ہیں، مہمان نواز ہیں، مصیبتوں میں مددگار ہیں"۔

تو یہی الفاظ اور یہی صفات ابن دغنہ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے بارے میں بھی کہے کہ :

انک تحمل الکل
و تقوی الضیف الخ

ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ختم نبوت کی جڑیں لگادیں اور انشاء اللہ قیامت تک قائم رہیں گی۔ سب سے پہلے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب سے ابوبکرؓ نے جہاد کیا، ہزاروں صحابہؓ شہید ہوئے مگر ختم نبوت کی جڑوں کو عالم میں گاڑ دیا۔ اور آج تک اسوۂ صدیقی ہمارے لیے مشعل ہدایت ہے۔

فراست و حمیتِ دینی

ایک موقع پر حضرت عمرؓ عرض کرتے ہیں کہ اے ابوبکر کچھ نرمی کرنی چاہیے۔ فرمایا اے عمرؓ!

اجبار فی الجاهلية
و خوار فی الاسلام۔

جاہلیت کے زمانے میں تو آپ بڑے طاقتور اور جابر تھے اب کیوں سستی دکھا رہے ہو۔

اور فرمایا کہ حضرت اسامہ کے ہاتھ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض وصال میں جھنڈا دیا تھا اور کہا تھا کہ تو کسریٰ کے مقابلے میں جا اب بھی ایسا ہی ہوگا اور ابوبکر کی کیا مجال ہے کہ اس سے جھنڈا چھین لے اور روک دے۔ لوگوں نے کہا کہ فوج باہر چلی گئی تو دشمن مدینہ میں آگھسے گا۔ فرمایا خدا کی قسم ابوبکر یہاں اکیلا رہے گا۔ دشمن کی فوج آکر میرے جسم کو ٹکڑے ٹکڑے کیوں نہ کردے، مگر یہ برداشت نہیں کرتا کہ حضور کے فیصلے اور حکم کو روک دوں۔ اور ایک سنت میں التوا یا تاخیر کردوں۔

تو دیکھیے اس میں بھی کتنی بڑی سیاسی مصلحت تھی کہ حضور کا وصال ہوگیا اور دشمن موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے۔ سی آئی ڈی جاکر خبر دیتی کہ ملک میں فتنہ ہے، خلفشار ہے حضور انتقال کرچکے ہیں تو وہاں ساتھ ہی یہ اطلاع بھی دیتی کہ جرار فوج تو سرحدات کی طرف بڑھ رہی ہے۔ اور دشمن سوچتا کہ مسلمانوں میں اندرونی خلفشار ہوتا تو یہ لوگ کیسے ہماری سرحدات پر جمع ہوسکتے؟

تو آج حضرت ابوبکر جیسا صدیق، حضرت عمر جیسا عادل، عثمان غنی جیسا زاہد و قانع، حضرت علی جیسا حیدر کرار، خالد بن ولید جیسے مجاہد اور ابو عبیدہ بن جراح جیسے امین کوئی پیش کرسکتا ہے؟

یورپ کے پڑھے ہوئے یورپ کی ڈگریوں والے کیا کوئی ان کے برابر ہوسکتے ہیں، یہ اسلامی انقلاب، تعلیم اور حضور کی تربیت کا نتیجہ تھا۔

سلمان کا ارشاد

میرا سب کچھ اسلام ہے

حضرت سلمان فارسی نے بڑی قربانیاں دیں کئی دفعہ غلام بنائے گئے، مگر منزل مقصود مدینہ منورہ پہونچ گئے۔ حضورؐ کی خدمت میں مشرف باسلام ہوئے۔ حضرت عمرؓ کے زمانے میں آپ ایران کے گورنر بنے۔ جب ان سے پوچھا جاتا کہ آپ کا نام کیا ہے۔ تو فرماتے اسلام۔ تمہارے والد کا نام؟ کہتے: اسلام۔ ملک کا نام؟ فرماتے: اسلام۔ تمہارے مذہب کا نام؟ فرماتے اسلام۔:

الحمد للہ الذی
اعزنا بالاسلام

اور خداوند قدوس کا ارشاد ہے:

و للہ العزت ولرسولہ
و للمؤمنین ولکن
المنٰفقین لا یعلمون

اللہ نے فرمایا کہ یہ منافق جو کچھ بکیں اور شان نزول یہ تھا کہ منافقوں نے کہا کہ یہ پردیسی یہ مسافر یہ فقیر صحابہ ہمارے ملک میں آکر ہمیں مکّہ دکھاتے ہیں اور شریر آدمی تو ہر جگہ شر پھیلاتا رہتا ہے۔ تو عبداللہ بن ابی منافق نے کہا کہ اس دفعہ ہم مدینہ واپس ہوئے تو ان مسافروں کو جو (نعوذ باللہ) ذلیل ہیں نکال دیں گے۔!

شانِ صحابہؓ

اللہ و رسول کی نظروں میں

خداوند قدوس تو غیور ہیں۔ میں کہتا ہوں: خدا کی قسم! صحابہؓ کے ساتھ اللہ اور اللہ کے رسول کی اتنی محبت ہے کہ جہاں ان پر کوئی چوٹ پڑتی ہے تو اللہ نے وہاں سختی سے جواب دیا ہے۔ حضور کا غضب جوش میں آجاتا ہے تو اللہ نے منافقوں کی بات سن کر فرمایا کہ:

تم ان کو ذلیل کہتے ہو حالانکہ
و للہ العزة
عزت کا مرکز اور منبع تو اللہ ہے
ولرسولہ
دوسرے نمبر پر عزت کا مقام رسول کا اور پھر
و للمؤمنین

جن کو تم ارزل کہتے ہو، مہاجر، پردیسی، اور مساکین سمجھتے ہو۔ اللہ نے ان کو عزت دی ہے۔ حضرت ابوبکرؓ مہاجر ہیں، حضرت عمرؓ مہاجر ہیں، حضرت عثمان مہاجر ہیں حضرت علیؓ مہاجر ہیں۔

میں کیا عرض کروں ہماری تباہی کا سبب ہم خود ہیں۔

و اٰخر دعوانا ان
الحمد للہ رب العالمین

قدرت کے فیصلے اٹل ہیں!

جمعیۃ علماء اسلام کے امیر حافظ الحدیث والقرآن حضرت درخواستی مدظلہٗ اچانک لاہور تشریف لائے اور ۳۰ / اپریل ۷۷ء کا جمعہ شیرانوالہ کے مرکز میں پڑھایا۔ تقریر کی رپورٹ حسب ذیل ہے:

بعد از خطبہ مسنونہ اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رب قد اٰتیتنی من الملک
.... والحقنی من الصالحین

ولا تقولوا لمن یقتل ....
...... بل احیاءٌ ولاکن لا
تشعرون ٥

اذن للذین یقاتلون ....
.... وان اللہ
علی نصرھم لقدیر ٥

یا ایھا الذین امنوا ھل
ادلکم علی تجارۃ .....
...... وبشر المومنین ٥

اس آیت کریمہ میں نصر من اللہ وفتح قریب الجملہ آپ نے عوام کو باآوازِ بلند کئی بار پڑھایا۔ جس سے مسجد کے درو دیوار گونج اٹھے!

اس کے بعد

حسبنا اللہ و نعم الوکیل
نعم المولٰی و نعم النصیر ٥

کئی بار پڑھایا۔ ایک عجیب کیفیت طاری تھی۔

اس کے بعد:

جاء الحق و زھق الباطل
ان الباطل کان زھوقاً

باآوازِ بلند پڑھایا۔ معلوم ہوتا تھا کہ باطل اور باطل پرست دم توڑ رہے ہیں اور حق والے بصد عز و ناز چھائے جا رہے ہیں۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

و من کثر سواد قومہ
فھو منہ۔

و من مشٰی مع ظالم لیقویہ
وھو یعلم انہ ظالم فقد
خرج من الاسلام من
قتل دون مالہ فھو شھید
ومن قتل دون دمہ
فھو شھید ومن قتل
دون عرضہ فھو شھید
ومن قتل دون دینہ
فھو شھید۔

اس موقعہ پر حضرتؒ نے خود نعرۂ تکبیر بلند کروایا۔ یوں محسوس ہوتا تھا کہ اہل حق کی صدائیں تیر کی طرح ارباب باطل کے سینہ میں پیوست ہو رہی ہیں —!!

ہر طرف سے آوازیں آ رہی ہیں کہ اب نصرتِ الٰہی آنے والی ہے۔ (انشاء اللہ)

قدرت کا [illegible] ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

عرفت ربی بفسخ العزائم

میں نے اپنے رب کو اس طرح پہچانا کہ میرے ارادے بن بن کر ٹوٹے۔

آدمی کچھ خیال کرتا ہے اور ہوتا وہی ہے جو خدا کو منظور ہوتا ہے۔ لاہور کے ساتھیوں سے ملنے کا ابھی پروگرام نہیں تھا اور پروگرام بہت تھے، لیکن قدرت ابھی یہاں لے آئی۔ الحمد للہ

موجودہ تحریک

تاریخ میں موجودہ تحریک کی مثال نہیں ملتی ہر طبقہ پوری قوت کے ساتھ میدان میں آگیا ہے۔ وکلاء، خواتین، مزدور، کسان، طلباء علماء حتیٰ کہ اقلیتیں بھی۔

کوئٹہ کا سفر

ابھی بلوچستان کا سفر کیا۔ کوئٹہ میں چشم فلک نے یہ نظارہ نہ دیکھا۔ سات لاکھ کا اجتماع تھا، جامع مسجد میں تقریر ہوئی۔ وہاں سے ساتھیوں نے جلوس کی قیادت کے لیے کہا اور پھر مجھے کھلی کار میں بٹھا دیا۔ دو گھنٹے تک سارے شہر میں جلوس پھرا۔ جامع مسجد سے چلا۔ پھر میں نے کہا بلوچستان کے ساتھیو! میں تمہارا مہمان ہوں اور تم میرے میزبان ہو، اور شان والے نبی نے فرمایا ہے:

من کان یومن باللہ والیوم
الاٰخر فلیکرم ضیفہٗ

جو ایمان دار ہو اور اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ مہمان کی عزت و تکریم کرے۔

میں نے اپنے میزبانوں سے پوچھا تم میرا احترام کرو گے ؟ سب نے ہاتھ اٹھا کے وعدہ کیا۔ میں نے کہا کہ مہمانوں کی خوشی کے انداز مختلف ہوتے ہیں۔ میری خوشی اس میں ہے کہ جب تک میں بلوچستان میں رہوں میرے ساتھ رہو۔ اور جہاں جاؤں میرے ساتھ جاؤ۔ خدا کی شان وہ ہزاروں کی تعداد میں ساتھ ہو گئے ہم قلات گئے۔ نواب قلات شہر کے علاقے میں جو آج بلوچستان کا گورنر ہے جمعہ کی نماز شاہی مسجد قلات میں پڑھی۔

کئی میل ادھر سے ہزاروں افراد ہمیں لینے کے لیے آئے۔ پانچ پانچ سال کے بچے نوستارہ والے سبز جھنڈے لیے نعرے لگا رہے تھے شاہی مسجد میں تقریر ہوئی جمعہ سے قبل۔ لیکن وہ تقریر نہ تھی۔ وہاں آگ لگ گئی۔ قدرتی طور پر وہاں نواب قلات کے عزیز نواسے وغیرہ موجود تھے۔ میں نے کہا نواب قلات ہمارا دوست تھا، وہ خاندانی آدمی ہے۔ اسے کاش تو شمس الدین شہید بن جاتا تو میں خوش ہوتا اسے ہوش نہ رہا وہ تڑپتا رہا اور شمس الدین بننے کا وعدہ کیا۔ میں نے اس کے گلے میں ہار ڈال دیا۔ اس نے وہاں جماعت بنائی۔

قلات سے پشین

وہاں بھی اکرام ضیف کے طور۔ قلات سے پشین تک چلنے کو کہا۔ چنانچہ وہ چل پڑے۔ جیپیں، بسیں، ٹرک اور جھنڈے اور لاوڈسپیکر نصب تھے۔ اس طرح ہمارا قافلہ پشین روانہ ہوا۔ کئی میل انہوں نے آگے آ کر استقبال کیا منظر دیدنی تھا۔ پورے علاقے کا سفر کرتے ہوئے واپس کوئٹہ آئے وہاں جلوس ہی جلوس۔ ! میں نے کہا ظالم کی حمایت کرو گے؟ کہا کہ : مر جائیں گے لیکن ایسا نہیں ہو گا۔ ! واپسی پر سکھر، جیکب آباد وغیرہ گیا۔

منڈی حاصل پور گیا جہاں جمعیۃ طلباء اسلام پنجاب کے صدر ندیم اقبال صاحب پر اور ہمارے بوڑھے ساتھی ڈاکٹر محمد شریف صاحب پر بے پناہ تشدد کیا گیا، شجاع آباد، بہاولنگر بہاولپور گیا۔ پھر احمد پور شرقیہ گیا وہاں کی دردناک داستان تم نے سنی ہو گی۔ کہ کس طرح لوگوں کو نشانہ تشدد بنایا گیا۔ تاریخ میں کہیں یہ نہ ملے گا کہ فرنگی یا کسی اور نے مسجد میں تشدد کیا ہو۔ لیکن اب تو ہے

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

شہیدوں کے گھر گیا۔ زخمیوں سے ملا۔ لوگوں کے حوصلے بلند تھے۔ بہرحال میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اس تحریک میں مرنے والے شہید ہیں حصہ لینے والے غازی ہیں۔ خدا سب سے راضی ہو۔

مجھے ایسے فتووں کا علم ہے جس میں بڑے بڑے "پیر اور مولوی" شامل ہیں جن میں شہداء اور غازیوں کو رگیدا گیا ہے، لیکن یہ خدا سے نہیں ڈرتے۔ تفصیلات بتاؤں گا ذرا ٹھہریں۔

ہمارا موقف

ہمارا معاملہ واضح ہے۔ ہمارے بزرگوں اور ہم نے نہ قرآن کی سیاست کو چھوڑا ہے نہ چھوڑیں گے۔ ذرائع ابلاغ اور سب کچھ پر قبضہ کر کے آزادی کی بات کرنا کتنا جھوٹ ہے لیکن ہمارا اعتماد اللہ پر ہے اور اللہ علی کل شئ قدیر ہے۔

برادران یوسف

کہتے ہیں پی پی پی والے بھائی ہیں۔ میں نے کہا کہ یوسف علیہ السلام کے بھی بھائی تھے حسد کے پیش نظر بھائی کو کنویں میں ڈالا اور جھوٹے آنسو بہا کر باپ کو قائل کرنا چاہا، لیکن خدا نے سارے پول کھول دیئے، جھوٹوں کے پول یوں ہی کھلتے ہیں۔ ہماری ذاتی لڑائی نہیں معاملہ صرف نظام شریعت کا ہے۔ بات چیت اور ملنا جلنا کس سے کریں ؟ کسی پر اعتماد ہو تو ملیں۔ یہاں تو اپنی زبان کا ہی احساس نہیں اور مومن ایک سوراخ سے دو مرتبہ ڈسا نہیں جا سکتا۔

شراب اور جوئے پر پابندی !

اب کہتے ہیں کہ شراب اور جوئے پہ پابندی لگ چکی ہے۔ شریعت کا مطالبہ پورا ہوتا ہے۔ مان کیوں نہیں لیتے ؟ میں کہتا ہوں کہ جو کام فرنگی نے نہیں کیا وہ اب ہو گیا۔ محمدؐ کے غلاموں پر گولی چلائی، خون بہایا، مسجدوں کا تقدس پامال ہوا اور اتنے سال شریعت یاد نہ رہی اب کیسے اعتبار کریں۔ ؟

دھاندلی

کہتے ہیں دھاندلی نہیں ہوئی۔ میں کہتا ہوں مسجد میں آؤ اور سر پر قرآن رکھو۔ ثابت ہو جائے گا۔ چند حلقوں کی دھاندلی کا ثبوت کمیشن میں آ چکا ہے۔ اس کے نتیجے سات کو نکال دیئے۔ بچہ بچہ دھاندلی تسلیم کرتا ہے۔ تم کیسے انکار کرتے ہو۔؟ پچھلے دور کے ضمنی انتخاب گواہ ہیں، کشمیر کا انتخاب ہے اور اب تو حد ہو گئی۔

فتوے

میں آپ کو خطرے سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں، فیضی و ابوالفضل قماش کے لوگ مختلف قسم کے فتوے سامنے لا رہے ہیں۔ یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے ۱۹۵۳ء میں فتوے دیئے اور بعد میں انہی کی بغل میں چلے گئے۔ آج ان کی حمایت میں شہید ہونے والوں، زخمی ہونے والوں اور گرفتاری دینے والوں کے خلاف فتوے دے رہے ہیں، لیکن یہ حربہ بھی ناکام ہو گا اور ان فتویٰ فروش درباری مولویوں کو پشیمانی اور ندامت کے سوا کچھ حاصل نہ ہو گا۔

نوستارے

ستاروں کا کام رہنمائی ہے۔ خدا نے فرمایا مزید فرمایا کہ ستارے شیطانوں کے رجم کے لیے ہیں۔ خدا نے رحم فرمایا کہ نوجماعتوں کو نو ستاروں کا رنگ دے دیا کہ ملت کی رہنمائی کریں اور شیطانوں کو رجم کر کے اس ملک کو اسلام کا گہوارہ بنائیں۔

میں پہلے اشارہ کر چکا ہوں کہ یہ کہتے ہیں کہ عورتوں نے ہمیں ووٹ دیئے ہیں، لیکن ہمارے ملک کی لاکھوں عزت مآب بچیوں نے سر پہ دوپٹے اور برقعے ڈال کر سڑکوں پہ آکر ثابت کر دیا کہ انہوں نے کس کو ووٹ دیئے۔ اسی طرح ہر طبقے کے متعلق جھوٹ بولتے جا رہے ہیں، لیکن جھوٹ نہیں چلے گا۔

دُعائے یوسف

مکاروں نے مکر کیا تو یوسف علیہ السلام نے جیل کے لیے دعا مانگی۔ خدا نے مکر کا پردہ چاک کر دیا۔ یوسف علیہ السلام جیل چلے گئے، لیکن وہی دور ابتلا کامیابی کا زینہ ثابت ہو گیا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام پابند کر دیئے گئے۔ قوم امتحان کی منزل میں ہے لیکن انشاء اللہ کامیابی اس میں مضمر ہے۔ خدا کا شکر ادا کرو۔ حضرت شیخ الہند قدس سرہ نے جیل میں فرمایا

الحمدللہ بمصیبتے گرفتارم نہ بمعصیتے۔

کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ امتحان کا شکار ہوں جرم کر کے جیل نہیں آیا۔

آج بھی اللہ کے وہ بندے جیل میں ہیں جو مثالی لوگ ہیں۔ میرے شیخ کے صاحبزادے میاں سراج احمد بھی جیل گئے۔ اور ہزاروں ہیں اور یہ سب مبارک باد کے مستحق ہیں۔

جیل میں

جیل جانے والے: ہاں بھی کام کر رہے ہیں اخلاقی قیدیوں کو قرآن پڑھا رہے ہیں۔ قرآن و حدیث کے درس ہو رہے ہیں۔ ذکر و فکر کی محفلیں برپا ہیں اور یہ اللہ کا کرم ہے۔ یوسف علیہ السلام نے بھی جیل کو مدرسہ اور تربیت گاہ بنا دیا تھا۔ ان کے غلام اور شعب ابی طالب کے قیدی یتیم مکہ کے غلام جیل کو یادِ الٰہی اور ذکر و فکر سے آباد کیے ہوئے ہیں۔

نتیجے کا وقت

محمدؐ کے غلامو پریشان نہ ہونا۔ منزلِ مقصود قریب ہے۔ نتیجہ کا وقت آ رہا ہے اللہ تعالیٰ کی نصرت ۔ ۔ ۔ وقت قریب ہے۔ یہ جذبہ یہ شوق، یہ استقامت بھی اسی کی مدد سے ہے۔

جب یوسف علیہ السلام کے بھائی ان کی کامیابی کے بعد ان کے دروازے پر آئے تھے، اسی طرح یہ تمہارے دروازے پر آئیں گے۔ ڈرو مت۔ کامیابی تمہاری ہے۔ یہ تحریک ہم نے نہیں چلائی، اوپر سے چلی ہے اور جب تک کام نہ ہو گا تحریک چلتی رہے گی۔ میں زبردستی قبضہ کرنے والوں کو کہتا ہوں کہ ہوش کرو تباہی کی دعوت نہ دو۔

تقریب کے آخر میں آپ نے ہزاروں کے مجمع کو کھڑا کر کے عہد لیا کہ وہ جدوجہد جاری رکھیں گے۔

اس موقع پر:

ع شہید کی جو موت ہے وہ قوم کی حیات ہے

کے پرجوش نعرے لگے۔

آپ نے:

ولا تَرکنوا الی الذین ظلموا الآیہ

پڑھی اور فرمایا کہ اس کے تحت حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ نے حضرت ابوسعید خدریؓ کی روایت سے یہ حدیث لکھی جو پہلے بھی بتلائی تھی یاد کر لو۔ کونے کونے تک پہونچاؤ۔ وعدے پر حدیث پڑھائی۔

مَن مشیٰ مع ظالم الخ

یعنی جو ظالم کو جانتے بوجھتے کے باوجود اس کی تقویت کے لیے ساتھ چلا وہ اسلام سے خارج ہو گیا۔ اور آخر میں فرمایا مجھے بیماری بڑھاپے کے سبب سفر سے روکتے ہیں، کام سے روکتے ہیں۔ لیکن بے قرار دل بیٹھنے نہیں دیتا۔ خدا سے دعا ہے کہ خدمتِ دین میں جیوں اور اسی میں موت آئے۔

تمنا ہے کہ دنیا میں فقط دو کام کر جاؤں
تمہاری یاد میں جیوں تمہارے غم میں مر جاؤں

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

بقیہ: جنگی واقعات

- جنگ یرموک میں حضرت اسما بنت ابی بکرؓ جب ام ابانؓ، ام حکیمؓ، خولہ، ہندا، ام المومنین حضرت جویریہؓ نے بڑی دلیری سے جنگ کی تھی۔
- یرموک کی لڑائی میں اسماءؓ بنت یزید نے جو انصار قبیلے سے تھیں خیمہ کی چوب سے نو رومیوں کو قتل کیا تھا۔
- عورتوں نے بحری لڑائیوں میں بھی شرکت کی۔ چنانچہ ام حرام نے جزیرہ قبرص کی لڑائی سنہ ۲۸ھ میں شرکت فرمائی۔
- جنگ احد میں حضرت عائشہؓ، ام سلیمؓ ام سلیطؓ مشک بھر بھر کر زخمیوں کو پانی پلاتی تھیں۔
- احد میں ام سلیم اور انصار کی چند عورتیں بیماروں کی تیمارداری کرتی تھیں۔ اسی مقصد کے لیے وہ ہمیشہ حضور کے ساتھ غزوات میں شریک ہوتی تھیں۔
- ربیع بنت معوذ وغیرہ نے شہداء و مجروحین کو قتل گاہ احد سے اٹھا کر مدینہ منورہ پہونچایا تھا۔
- ام زیادۃ الشجعیہؓ اور دوسری پانچ عورتوں نے غزوہ خیبر میں چرخہ کات کر مسلمانوں کو مدد دی تھی۔ وہ تیر اٹھا کر لاتیں اور ستو پلاتی تھیں۔
- حضرت ام عطیہؓ نے سات غزوات میں صحابہ کے لیے کھانا پکایا تھا۔
- اغواث اور احارث کی جنگوں میں عورتوں اور بچوں نے گورکنی کے فرائض انجام دیئے۔
- جنگ یرموک میں جنگ سے دو ۔۔۔ والے میمنہ میں خولہؓ اور ہندہؓ نے رجز

ضیاء الرحمن فاروقی

صحابہؓ اور صحابیاتؓ کے حیرت انگیز جنگی واقعات

صحابہ نے مدین میں داخل ہونا چاہا تو بیچ میں دریا پڑتا تھا، لیکن یہ بے خطر دریا میں کود گئے گھوڑے پانی میں ڈال دیئے۔ ایرانیوں نے اس منظر کو دیکھا تو کہا:

"دیواں آمدند" یہ کہ کر شہر خالی کر دیا۔

- مغیرہؓ قید کر کے رستم کے دربار میں پیش کیے گئے تو وہ بے تکلف رستم کے برابر جا کر بیٹھ گئے۔ خدام شاہی کی آنکھوں میں خون اتر آیا۔ جھپٹے اور مغیرہ کو دربار سے نیچے اتار دیا۔ مغیرہ گویا ہوئے:

"میں نے یقین کر لیا کہ تم لوگ ضرور مغلوب ہونگے، کیونکہ تم نے مساویانہ حقوق چھوڑ کر ایک خدا مان لیا ہے۔ یہ راز تم ہی نے مجھ پر کھول دیا ہے۔ بخدا اب تمہاری سلطنت قائم نہ رہ سکے گی"!

اس بے باکانہ تقریر سے سب اجتماع حیران ہوا۔ مگر اکثر نے کہا کہ اس غلام (قیدی) نے سچی بات کہ دی۔

- جنگ ایران میں ابوعبیدہ کے سامنے چند لذیذ کھانے لائے گئے۔ انھوں نے کہا کیا تم نے ساری فوج کی ضیافت کی ہے؟ بولے "نہیں" فرمایا ابوعبیدہ بدترین شخص ہوگا اپنی فوج سے جدا ان کے کھانے سے بہتر کھانا کھائے۔ وہ وہی کھائے گا جس کو سب لوگ کھاتے ہیں۔

- رومیوں کی جنگ میں رومی سالار قیقلار نے جاسوس بھیجا کہ مسلمانوں کی فوج کی اخلاقی حالت کا پتہ لگائے۔

اس نے پلٹ کر خبر دی کہ یہ لوگ رات کو خدا کی عبادت کرتے ہیں اور دن کو روزہ رکھتے ہیں اور شہسوار بن جاتے ہیں، اگر ان کے بادشاہ کا لڑکا بھی چوری کرے تو ہاتھ کاٹ دیتے ہیں، اگر زنا کرے تو سنگسار کر دیتے ہیں۔

یہ سن کر سالار بول اٹھتا ہے کہ اگر یہ سچ ہے تو میرے لیے بہتر ہے کہ میں پیوند زمین ہو جاؤں۔

- یرموک میں رومیوں سے معرکہ آرائی کے وقت صحابہ نے اس خیال [illegible] کہ اب وہ مفتوحین کے جان و مال کی حفاظت نہیں کر سکیں گے۔ جزیہ و خراج کی تمام رقم ان کو واپس کر دی تو سب نے یک آواز ہو کر کہا:

تمہاری عادلانہ حکومت ہمارے عیسائیوں کی ظالمانہ حکومت سے بہتر ہے۔ ہم تمہارے عامل کے ساتھ ہرقل کی فوج سے معرکہ آراء ہوں گے۔ یہودیوں نے قسم کھا کر کہا کہ جب تک ہم مغلوب نہ ہوں ہرقل کا عامل حمص میں داخل نہیں ہو سکتا۔

- ایک بار مقام قادسیہ [illegible]

تو صحابہ نماز کے لیے ایسے دوڑ سے [illegible] کو دھوکہ ہوکہ حملہ کیا چاہتے ہیں۔ لیکن جب رستم نے دیکھا کہ ایک روحانی آواز پر اس طرح جلد اکٹھے ہو جاتے ہیں تو بول اٹھا کہ: [illegible]

عورتوں کی جنگی خدمات

- احد میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جب کفار کا زبردست حملہ ہوا تو صرف چند جانثار رہ گئے تھے۔ ام عمارہ حضور کے پاس پہونچیں اور سینہ سپر ہو گئیں۔ وہ اپنے شانوں پر تلوار روکتی تھیں۔ ابن قمیہ کا حملہ شدت سے روکا۔ چنانچہ کندھے پر زخم پڑ گیا انہوں نے تلوار ماری مگر وہ دوہری زرہ پہنے ہوئے تھا۔ اس لیے اثر نہ ہوا۔ جنگ مسیلمہ میں ام عمارہ نے اس جرأت سے مقابلہ کیا کہ ۱۲ زخم آئے اور ایک ہاتھ کٹ گیا۔

- غزوہ خندق میں حضرت صفیہؓ نے نہایت ہوشیاری سے ایک یہودی کو قتل کیا۔ یہودیوں کو روکنے کی گہری تدبیریں کیں۔ حضرة صفیہؓ جب غزوہ حنین میں ام سلیم کا خنجر لے کر میدان کارزار میں آئیں۔ تو اس بلند عزمی پر صحابہ دنگ رہ گئے۔

ملتان میں

خانہ جنگی کا منصوبہ ناکام ، مولانا حامد علی خان کی رہائی !

ہفتہ بھر شہر مکمل بند رہا!

ملتان کے بہادر اور جیالے نوجوانوں نے اپنے خون سے ایک نیا باب لکھا جو تاریخ کا ایک حصہ بن گیا ہے۔ پاکستان بھر میں ملتان کے کردار کو سراہا گیا ہے۔ نظام مصطفےٰ کی تحریک جو اب یقینی کامیاب ہو چکی ہے اس میں ملتان کے پر جوش اور باہمت جوانوں کا جوش، ولولہ، عزم اور حوصلہ شامل ہے۔ ہر موڑ پر جوانوں کی حریت فکر اور جانثاری نے نئی راہ کھول دی۔

ملتان جیسے قدامت پسند شہر میں خواتین کا جلوس ایک بڑا مسئلہ تھا۔ پاکستان قومی اتحاد نے کئی بار اس مسئلہ پر غور کیا اور بہت احتیاط کے بعد ۹ اپریل کو جلوس نکالنے کا فیصلہ ہوا۔ ملتان کے تاریخی باغ عام و خاص سے جلوس چلا فٹ پاتھ پر دونوں طرف ہزاروں نوجوان ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر اپنی ماؤں اور بہنوں کی حفاظت کے لیے سیسہ پلائی دیوار بن گئے۔ بڑی عمر کے آدمی پھول نچھاور کر رہے تھے۔ خواتین کا جلوس گذرتا گیا اور فٹ پاتھ پر کھڑے لوگ بھی جلوس کی صورت میں ساتھ ہو گئے۔ لوہاری گیٹ سے خواتین کا جلوس چوک بازار گیا اور نوجوان نعرے لگاتے کچہری پہونچے۔ اسی وقت وکلاء کا جلوس بھی تھا۔ یہ ہزاروں نوجوان اب وکلاء کے ساتھ تھے۔ دونوں جلوس پر امن بھی رہے اور مؤثر بھی۔

ملتان کے فرعون مزاج ڈی آئی جی کے سامنے ایس ایس پی ملتان اپنی حیثیت سارجنٹ کی خیال کرتا تھا۔ اور ڈپٹی کمشنر کان لپیٹے رہتا تھا اسے یہ بہت ناگوار تھا کہ اتنے بڑے جلوس پُر امن کیوں ؟ شام کے جلوس پر تشدد کا پروگرام مرتب ہوا اور اس کی کمان چوہدری امتیاز کے سپرد ہوئی۔ ریڈیو پاکستان ملتان کے بالمقابل نصرت الاسلام انجمن کی مسجد ہے۔ جلوس مسجد سے چلا اور کینٹ چوک پر مجاہدین نے گرفتاریاں پیش کیں۔ ابھی لوگ منتشر نہ ہونے پائے تھے کہ چوہدری امتیاز نے لاٹھی چارج کا حکم دیا۔ لیڈیز پولیس مجاہدین پر پل پڑی۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے بہت سے لوگ زخمی ہو گئے۔ آنکھ مچولی کے لیے گلیوں میں رفتہ [illegible] ہے اور کینٹ میں کھلے بازار پولیس نے ہر طرف بھگدڑ مچادی۔ گھبراہٹ میں ایک ٹولی بجلی کمپنی کی طرف چلی گئی۔ پولیس نے دو طرفہ حملہ کر دیا اور نوجوانوں کو گھیر لیا۔ ایک ایک پر کئی کئی سپاہی ٹوٹ پڑے۔ شہر کے معروف تاجر حاجی محمد علی بھی اپنے بھائی اور بچے سمیت پھنس گئے ان کو اتنا پیٹا گیا کہ خون میں نہا گئے

اس واقعہ کی خبر بجلی کی طرح شہر میں پھیل گئی۔ گھر گھر زخمی پہونچنے شروع ہو گئے ہسپتال زخمیوں سے بھر گئے۔ انتظامیہ کی تربیت ظلم اور تشدد سے شہر کی فضا لرز اٹھی اور انتقام کا جذبہ ابھرا۔ نوجوان غصہ سے دیوانے ہو گئے۔!

دوسرے دن چوک گھنٹہ گھر میں ۹ مجاہدین نے گرفتاریاں پیش کیں۔ ابھی چند منٹ گذرے تھے کہ پتھراؤ اور شیلنگ سے فضا گونج اٹھی۔ چاروں طرف مورچے بن گئے اور مقابلہ شروع ہو گیا۔

بس سٹاپ پر کھڑی ایک سرکاری بس جلادی گئی۔ اب جنگ کا دائرہ لوہاری دروازہ تک پھیل گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے حسین آگاہی تک۔ [illegible] رات کے گیارہ بجے تک مقابلہ جاری رہا۔ پولیس نے [illegible] کے لیے حسین آگاہی کے دکانداروں کو پکڑ لیا۔ [illegible] گاہک دھر لیے گئے۔ راہ گیر پکڑے [illegible] حوالات تنگ اور اسیر زیادہ۔ کچھ چھوڑ دیئے گئے، کچھ دھر لیے گئے۔

دوسرے دن صبح ہوتے ہی [illegible] شروع ہو گئی۔ شام کا جلوس مدینہ مسجد سے تھا۔ مجاہدین نے دہلی گیٹ [illegible] پیش کیں۔ ابھی ایک منٹ نہیں گذرا تھا کہ پیپلز پارٹی کے چیئرمین عبد الغفار نے پتھراؤ شروع کر دیا، اور ایک تیزاب کی بوتل پھینکی — اس اچانک حملہ سے لوگ گھبرا گئے۔ بارہ بور کی بندوق سے گولیاں چلائی گئیں۔ دس بارہ آدمی زخمی ہو گئے۔ آدھی رات تک محاذ آرائی رہی، شیلنگ ہوتی رہی۔ اور پتھراؤ بھی۔

صبح ہوئی فضا اور بھی تلخ تھی۔ خونی برج میں بینک پر پتھراؤ سے مقابلہ شروع ہوا اور شدت اختیار کر گیا۔ گیارہ بجے ایک نوجوان محمد اکرم گولی لگنے سے شہید ہو گیا اور دو شدید زخمی ہو گئے۔

دوسری طرف حسین آگاہی میں شدید پتھراؤ کی صورت پیدا ہو گئی۔ ایک گولی شرفو کے سر پر لگی اور گر گیا فوری طور پر ہسپتال عوام میں داخل کرایا گیا۔ ڈاکٹر نے بڑی کوشش کی مگر ننھا شرفو جانبر نہ ہو سکا۔

خانہ جنگی

پیپلز پارٹی جو شروع دن سے منصوبے بنا

رہی تھی۔ مگر حوصلہ نہ پاتی تھی۔ انتظامیہ کی شہ پر میدان میں آئی۔ اُس بازار سے ۳۰، ۴۰ غنڈوں نے جلوس نکالا جو مسلح تھے۔ جو کہ محلہ غریب آباد کے چند اراکین بھی پل سوتری ویٹ پر نہ رجہ بندی کر کے کئی راہ گیروں کو ۔۔۔ نیازی بلڈنگ پر حملہ کیا گیا۔ عبدالمجید نیازی نے مقابلہ کیا غنڈے بھاگ گئے۔ یہ بزدل چوہدری رحمت علی کے مکان پر جمع ہو گئے۔ چوہدری صاحب فوج کی گولی چلانے سے زخمی ہوئے تھے۔ ابھی تک عوامی ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ گھر میں کوئی نہیں مگر ان ظالموں کو شرم و حیا سے کیا واسطہ۔ نعرے بازی کی۔ چوہدری صاحب کی اہلیہ گھر سے نکلیں اور کہا کہ مجھ کو جلانے سے پہلے مجھے قتل کر دو۔ اس پر ذلیل و رسوا ہو کر غنڈے چلے گئے۔ گھروں پر عورتوں کو تنگ کرتے رہے اور پھر یہ کہا گیا کہ رات کو آگ لگا دیں گے جلسے کا۔ قومی اتحاد کے نوجوانوں نے رات جاگ کر گذار دی اور چوہدری صاحب کے مکان کی حفاظت کی۔ منظور آباد اور کوٹلہ تولے خان سے بھی اس طرح مسلح ہو کر جلوس نکالے گئے۔

نئی انتظامیہ

ملتان کے ڈی آئی جی اور کمشنر تبدیل ہو گئے کمشنر صاحب نے پاکستان قومی اتحاد کے رہنماؤں کو دعوت دی کہ تبادلہ خیال اور تعارف کے لیے ملیں۔ اتحاد کے شیخ محمد صدیق، جنرل سیکرٹری شیخ محمد یعقوب، حاجی محمد رشید، شیخ خورشید احمد، ڈاکٹر بدر، شیخ محمد عبدالمالک اور مولوی عرفان احمد انصاری کمشنر صاحب سے ملے اور شہری صورت حال کا جائزہ لیا۔ انتظامیہ نے محسوس کیا کہ خانہ جنگی سے ملک کو نقصان ہوگا۔ اس لیے خانہ جنگی کو روکا جائے۔

مولانا حامد علی خان کی رہائی

ہائی کورٹ نے ہوم سیکرٹری کے حکم کو کالعدم قرار دے کر حضرت مولانا حامد علی خان صاحب کی نظر بندی کو ختم کر دیا۔ مولانا بہاولپور جیل میں تھے۔ اطلاع ملتے ہی ہزاروں لوگ بہاولپور پہونچ گئے۔ جیل انتظامیہ نے ۱۱ بجے صبح مولانا کو رہا کر دیا جب کہ اندازہ تھا کہ مولانا کو شام کو رہا کیا جائے گا۔

ملتان سے کاروں، ٹرکوں، اور بسوں کے ذریعہ لوگ عازم بہاولپور ہوئے۔ مولانا نے ۔۔۔ میں تھوڑا سا آرام کیا اور ۱۲ بجے ملتان کے لیے روانہ ہوئے۔ ایک بہت بڑے جلوس کے ساتھ ۶ بجے ملتان پہونچے اور نماز عصر کے بعد تھوڑا سا خطاب فرمایا۔

مولانا نے فرمایا کہ جیل کی صعوبت علماء یا اہل حق کے لیے کوئی نئی بات نہیں۔ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تین سال نظر بندی، جلا وطنی اور سماجی بائیکاٹ کی صعوبت برداشت کرنا پڑی۔ جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر آزمائش کا مقابلہ کیا انشاء اللہ ہم بھی نظام مصطفٰے کے لیے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے بھٹو صرف اپنی کرسی کے لیے ظلم کر رہا ہے، گولیاں چلا رہا ہے۔ بے گناہ لوگوں کو مارا جا رہا ہے۔ تشدد اور بربریت کا مظاہرہ کیا جا رہا ہے۔ یہ بہت ہی قابل مذمت ہے اور یہ رویہ بھٹو کے اقتدار کو تحفظ نہیں دے سکتا۔

بھٹو کے اقتدار کا سورج غروب ہو چکا ہے اور اب ۔۔۔ اقتدار سے الگ ہونا ہی پڑے گا۔

۱۵ اپریل کو بعد از نماز جمعہ کئی جلوس نکالے گئے۔ ایک جلوس گلگشت جامع مسجد، بلال مسجد، مسجد صدریہ سے گول باغ تک۔ ایک کمہار منڈی، چینل بلڈنگ ولایت آباد سے خیر المدارس تک، ایک جلوس خونی برج سے چوک بازار تک۔ ایک ممتاز آباد سے خیر المدارس تک اور ایک انجمن پنجتن کا جلوس نثار مارکیٹ سے حرم گیٹ، بوہڑ گیٹ، گھنٹہ گھر حسین آگاہی سے خیر المدارس تک۔

بڑا جلوس خیر المدارس سے بعد از عصر نکالا گیا۔ جو چونگی نمبر ۱۶، خونی برج، پاک گیٹ سے ہو کر چوک بازار ختم ہوا۔ جلوس کی ابتداء میں مقامی رہنماؤں کے علاوہ مولانا عبدالمجید ندیم ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ حقوق اہل سنت پاکستان نے بھی خطاب کیا۔

علماء کا اجتماع عام خاص باغ میں ہوا۔ مولانا سید احمد سعید کاظمی، مولانا حامد علی خان، مولانا عبدالستار قاسمی اور مولانا ابو الحسن قاسمی نے تقاریر کیں۔ بعد میں طلبہ ایکشن کمیٹی کے اہتمام بہت بڑا جلوس

مولوی الطاف الرحمٰن بنوی

صورتوں اور سانچوں میں تبدیلی آتی رہتی ہے، لیکن فطرۃ اور اُس کے لوازم میں کوئی تبدیلی نہیں آتی!

انسان نہ صرف اپنی شکل و صورت اور ظاہری ڈیل ڈول میں قدرت کا شاہکار ہے، بلکہ سیرت و جبلّت میں بھی تخلیق کا ایسا محیر العقول نمونہ ہے وہ اپنی اقدار و جبلت میں دوسری تمام مخلوقات سے الگ ایک منفرد مقام رکھتا ہے۔ اور یہی انفرادیت اس کے آدمی فضل و شرف کی بنیاد و احساس ہے۔

اس کا مزاج جو آگ ہوا پانی اور مٹی کے حکیمانہ ترتیب کا حاصل ہے اپنے اجزائے ترکیبی کے جملہ صفات و خصوصیات کا مظہر ہے، جہاں آگ کی حدت و شدت اور ہوا کے احاطے و اشتمال سے اس کے متعلق میں فخر و غرور اور تعلّی و تغلب کا نمود ہے وہاں پانی اور مٹی کے زیر اثر صبر و تحمل اور عجز و انکساری بھی اس کے خمیر کا حصّہ ہیں۔

وعلیٰ ہذا ان مختلف بلکہ متقاطع الصفات عناصر کے اختلاط سے ایک ایسی صورتِ جامع کا حصول مطلوب و مراد ہے جو خلافت ارضی کی گراں بار ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کی پوری پوری صلاحیت رکھتی ہو۔ انسان پیدائشی طور پر معتدل المزاج واقع ہوا ہے کہ یہی:

"فطرۃ اللّٰہ اللّتی فطر الناس علیہا"

فطرتِ الٰہی ہے جس پر اس کی تخلیق کی گئی ہے اور اسی طرف صاحب جوامع الکلم علیہ السلام نے

"کل مولود یولد علی الفطرۃ"

کی تعبیر سے اشارہ فرمایا ہے، مگر بدی پر ابھارنے والی اندرونی قوت "نفس امارہ" اور سرچشمۂ شرور "شیطانِ لعین" دونوں اس اعتدال کو بگاڑنے اور افراط و تفریط کی صورت پیدا کرنے کے لیے ہر لحظہ سرگرم عمل ہوتے ہیں

اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت و مہربانی انسان کو نفس و شیطان کے مقابلے اور توڑ کے لیے نورِ عقل اور ہدایتِ وحی کی دولت سے نوازا ہے اور ان سے صحیح اور بروقت کام لے کر فطری اعتدال کو قائم اور برقرار رکھنے کی تلقین فرمائی ہے، کہ یہی دو جہانوں کی کامیابی کی کلید ہے۔:

انسانی صفات کا اعتدال انسانیت کی معراج ہے اور اس میں کمی بیشی اس کے انسانی اور اخلاقی مقام و مرتبہ کو گھٹاتی اور نقصان پہونچاتی ہے قوت عقلیہ، قوتِ غضبیہ، قوت شہوانیہ سب میں اعتدال اور بے اعتدالی کی صورتیں اپنے اپنے آثار کی روشنی میں بالکل نمایاں اور واضح ہوتی ہیں۔

قوت عقلیہ میں اعتدال ہے تو سراسر حکمت و دانائی ہے، لیکن اگر اس میں افراط ہے تو بیش از ضرورت ذکاوت اور تفلسف کا ایک ایسا تنقیدی ذہن تشکیل پاتا ہے جو بال کی کھال اتارنے اور ہر بات کا بتنگڑ بنانے کے درپے ہوتا ہے اور انسان کبھی بھی کسی تسلّی بخش نتیجے پر نہیں پہونچ پاتا اسی طرح اگر اس میں تفریط ہے تو بلادۃ اور کند ذہنی کی وہ کیفیت طاری ہوجاتی ہے جو تدبیری صلاحیتوں سے محروم ہونے کا نام ہے۔

قوتِ غضبیہ اور قوت شہوانیہ کے اعتدال کو شجاعت اور عفت سے موسوم کیا جاتا ہے اور یہ دونوں صفتیں انسان کے لیے گوہر مراد کی حیثیت رکھتی ہیں۔ لیکن قوت غضبیہ میں افراط جور و استبداد اور اس میں تفریط جُبن و بزدلی کا سبب بنتا ہے۔ اور اسی طرح سے قوتِ شہوانیہ کی زیادتی فسق و فجور اور دوسروں کی آبرو ریزی اور عصمت دری کا باعث بنتی ہے اور اس کی کمی خمول اور ایک گونہ نسوانیت کو جنم دیتی ہے

انسانی نفسیات پر تحقیق و ریسرچ کرنے والے ماہرین نے اس کی ایک اور صفتِ نفسی "شوق بڑائی" کا بڑے شد و مد سے ذکر کیا ہے۔ بیسوی صدی کا مشہور ماہر نفسیات سگمنڈ فرائڈ اسی کو انسان کی تمام تر سرگرمیوں کا محرک ثانی بتلاتا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ ہمارے ہر کام کے لیے دو محرک ہوا کرتے ہیں۔

نمبر ۱ جنسی خواہش،

نمبر ۲ بڑھنے کی امنگ۔

امریکی پروفیسر جان ڈیوی بھی الفاظ کی تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ اسی قسم کے خیالات کا اظہار کرتا ہے،

دوسرے خصائص کی طرح انسان کی اس خاصیت میں بھی، اگر اعتدال و توسط ہے تو ترقیات کا زینہ اور انسان کو اس کی نوعی ذمہ داریوں کا احساس دلانے اور عمل پر ابھارنے کا زبردست داعیہ ہے۔ قدر و منزلت کی خواہش انسانیت کا امتیاز ہے اور اس کی نفی انسانیت کی نفی ہے، لہٰذا یہ محمود ہی محمود ہے۔ کسی درجہ میں بھی مذموم نہیں۔ ہاں اس میں کمی بیشی تباہ کن عواقب رکھتی ہے۔

انسان کی احساسِ کمتری اور خوفناک پستی اور احساسِ محرومی پیدا کرتی ہے۔ جو خود اس کے لیے بلاواسطہ اور اس ... کا ایک فرد ہونے کے ناطے سے پوری انسانیت کے لیے بالواسطہ نقصان دہ ہے اور اس کی زیادتی ناجائز اختیار پسندی اور جاہ طلبی اور پھر جارحیت و لذتِ آزاری کے ان خصائل کو جلا دیتی ہے جن کی وجہ سے آدم زاد آدم خور بن جاتا ہے۔ اور پوری کائنات کے لیے عموماً اور بنی نوع انسان کے لیے خصوصاً موت کا پیغام ثابت ہوتا ہے۔ علامہ شبلی اپنی شہرۂ آفاق تصنیف الکلام جلد ۱ میں عالم کون اور انسان کے باہمی کشمکش کے سلسلے میں جہاں انسان کے زبردست نفسیاتی دواعی کا ذکر کرتے ہیں وہاں یہ لکھتے ہیں:

"جاہ طلبی اس کو کہتے ہیں کہ جب تک تمام عالم کی گردنیں جھک نہ جائیں آرام نہ لے۔"

شیخ فرید کی طرف ایک خط میں حضرت مجدد صاحب تحریر فرماتے ہیں:

"انسان کا نفس امارہ جاہ اور سرداری کی محبت پر پیدا کیا گیا ہے۔ اس کا ارادہ ہمیشہ یہ ہوتا ہے کہ اپنے اقران اور ہمعصر لوگوں پر بلندی اور فوقیت حاصل کرے اور اس کی ذات کا تقاضا ہے کہ ساری مخلوق اس کی محتاج ہو اور اس کے احکام کی اطاعت اور پیروی کرے اور وہ خود کسی کا محتاج نہ ہو اور اس پر کوئی حکم چلائے۔ یہ دراصل اس کی طرف سے دعویٰ خدائی ہے۔ اور وحدہٗ لاشریک کے ساتھ دعوے ہمسری ہے، بلکہ یہ بے سعادت نفس شرکت پر بھی راضی نہیں۔ یہ چاہتا ہے کہ صرف وہی حاکم ہو اور باقی سب اس کے تابع اور محکوم ہوں۔ حدیث قدسی میں ہے:

عاد نفسک فانہا انتصبت بمعاداتی۔ یعنی اپنے نفس سے عداوت رکھ کیونکہ وہ میری دشمنی پر کمربستہ ہے۔"

(مکتوبات دفتر اول حصہ دوم مکتوب نمبر ۵۲)

واقعات کی دنیا میں دیکھیں۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک اس لازمۂ انسانی کے شعلے کیسے کیسے ظہور پذیر ہوتے رہے اور پھر کیا کیا تباہیاں مچائیں۔

حجاج، ہلاکو، چنگیز، ہٹلر، مسولینی اور ان کے علاوہ عالم انسانیت کی جتنی بھی بدنام شخصیتیں ہیں جو اپنے اپنے زمانے میں ہر اس باضمیر آدمی کو روندتی اور مباح الدم قرار دیتی تھیں جو ان کی غلامی اور بندگی کرنے میں متامل ہوتا، سب کی سب اسی ایک کلی کی جزئیات اور شاخسانے ہیں۔

ظالم امت حجاج تباہی بغداد کا ذمہ دار ہلاکو چنگیزیت کا منبع چنگیز اور لہوئے انسانی کے پیاسے ہٹلر اور مسولینی کوئی معمولی قسم کے لوگ نہیں تھے۔ یہ سب اپنے اپنے دور کے بڑے بڑے سیاست دان اور باتدبیر حکمران تھے۔ تاریخ پر ان کی گہری نظر تھی اور اس میں ایک بلند مقام حاصل کرنے کے سخت متمنی تھے۔ عدل اور انصاف کا لغوی مفہوم بھی خوب جانتے تھے اور رحم و کرم کے الفاظ سے بھی پوری طرح آشنا اور مانوس تھے۔ اور انسانی حقوق کی علمبرداری کے مدعی بھی تھے۔ مگر با ایں ہمہ کبر و نخوت ان میں سے کسی کو بھی عبارات سے ہٹ کر مصداقات پر سوچنے کی مہلت نہ دی اور محلات میں رہنے والے یہ گرگ زادے زندگی کے آخری لمحات تک ایسی بے تحاشہ درندگی پر تلے رہے کہ نیر بلیغہ کو ترس آجایا کرتا تھا۔ حالات کی صورتوں اور سانچوں میں تبدیلی آتی رہتی ہے۔ لیکن فطرت اور اس کے لوازم میں کوئی تبدیلی نہیں آتی۔

مذکورہ سطور کی روشنی میں جب ہم اپنے عہد خصوصاً اپنے مرز بوم پاکستان کی موجودہ سیاسی صورتحال کا جائزہ لیتے ہیں تو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے ماضی کی کوئی نحوست حال میں آ کر حلول کر گئی ہو یعنی جرمنی کے ہٹلر کی جانشینی اور نیابت کا حق ادا کرنے کی تیاریاں ہو رہی ہوں۔

جناب بھٹو صاحب عقلمند اور تجربہ کار انسان بھی ہیں اور بظاہر مسلمان بھی۔ اور نہ صرف مسلمان بلکہ انتہائی ذمہ دار یعنی اسلامی جمہوریہ پاکستان کے حکمران، مگر ان تمام تر نسبتوں کے باوجود انہوں نے جو روش اختیار کی ہے وہ کسی طرح بھی قابل مدح نہیں۔ ان سے تو یہ اندازہ ہوتا ہے کہ وہ تاریخ میں فخر ایشیا کے لقب سے نہیں بلکہ ننگ ایشیا کے نام سے یاد کیا جانا زیادہ پسند کرتے ہیں۔

ہم ان سے ان کی "شرافت انسانی اور رفعت مسلمانی" کا واسطہ دے کر ایک درخواست کرتے ہیں اور وہ یہ کہ اپنے تمام وزیروں، مشیروں اور حاشیہ نشینوں سے [illegible] تنہائی میں بیٹھ جائیں اور پھر کائنات اور خاص کر انسان کے مقصد تخلیق پر غور فرمائیں اور نیکی اور بدی کے اسلامی مفہومات کو ذہن میں رکھ کر سوچیں کہ جو کچھ وہ کر رہے ہیں واقعی قوم و ملت کی خدمت ہے یا نفس کا دھوکہ اور خود فریبی ہے جس نے ان کو بشمول پوری ملت پاکستانیہ کے بیقرار کر رکھا ہے۔

اللھم اھدنا سبیل الرشاد

بے مقصد بات چیت جاری رکھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے!

مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کے نام مفتی محمود مدظلہ کا مکتوب۔

آپ نے سیاسی مذاکرات کا تاثر اس امید پر دیا کہ اس دوران عوامی تحریک کمزور پڑ جائیگی

مذاکرات جاری رکھنے کے لیے تین بنیادی مطالبات کا پورا ہونا ضروری ہے!

اسلام آباد، ۱۲ مئی (نمایندہ خصوصی) پاکستان قومی اتحاد کے صدر مولانا مفتی محمود نے وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کی تجاویز کا جواب کل شام سہالہ کیمپ سے پرائم منسٹر ہاؤس ارسال کر دیا تھا پیر صاحب پگاڑہ نے کل رات اخبار نویسوں کو بتایا کہ چھ بجے شام مولانا مفتی محمود کا یہ جواب پرائم منسٹر ہاؤس کا ایک رکن سہالہ کیمپ آکر لے گیا تھا آج وزیر اعظم نے قومی اسمبلی میں اپنی تقریر میں بتایا کہ مفتی محمود کا خط انہیں مل گیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اپوزیشن موجودہ سیاسی بحران کو ختم کرنے کے سلسلے میں ان سے بات چیت کرنے کے لیے آمادہ نہیں۔ مسٹر بھٹو نے ۱۲ مئی کا یہ تحریر کردہ خط پڑھ کر (اپنے تبصرہ کے ساتھ) ارکانِ اسمبلی کو سنایا۔

خط کا متن یہ ہے:-

ڈیئر مسٹر بھٹو!

آپ کو یاد ہوگا کہ ۱۱ مئی کو جب آپ سہالہ آئے تھے تو میں نے آپ کو بتایا تھا کہ اپنے رفقاء کے ساتھ صلاح مشورہ کے بعد مطلع کر سکوں گا کہ آیا موجودہ سیاسی بحران حل کرنے کے لیے ہم میں مذاکرات ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ میں نے سہالہ کیمپ جیل میں اپنے دوسرے ساتھیوں کو آپ کے نقطہ نظر سے آگاہ کیا۔ آپ کا نقطۂ نظر جو مجھے بتایا گیا وہ یوں تھا کہ:

موجودہ اندرونی اور بیرونی صورت حال میں ملک میں دوبارہ انتخابات کے لیے موزوں نہیں اگرچہ آپ قومی اسمبلی کے انتخابات کروانا مناسب خیال نہیں کرتے، اس کے باوجود آپ سیاسی مذاکرات جاری رکھنے کے حامی ہیں۔ آج ہم نے اپنے اجلاس میں آپ کے نقطۂ نظر پر پوری طرح غور کیا۔ ہمارا متفقہ نظریہ ہے کہ ملک کو درپیش سیاسی مسئلہ اور اس کے حل کے بارے میں آپ کے خیالات قوم کے نقطۂ نظر سے اتنے مختلف ہیں کہ بے مقصد بات چیت جاری رکھنے کا کوئی فایدہ نہیں اپنے اس نقطۂ نظر سے آپ کو آگاہ کرتے ہوئے میں آپ کی توجہ آپ کی اس پریس کانفرنس کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں جس میں آپ نے خود یہ تسلیم کیا تھا کہ ۷ مارچ کے انتخابات میں آپ کے وزراء سرکاری حکام اور ساتھیوں نے سنگین بے ضابطگیاں کی ہیں۔ میں آپ کی توجہ ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کی اس رپورٹ کی طرف بھی دلانا چاہتا ہوں جو کراچی کے گجراتی زبان کے اخبار ڈیلی ملت چھ مئی کو شائع ہوئی تھی اور جس میں چیف الیکشن کمشنر کے حوالے سے کہا گیا ہے کہ انتخابات میں دھاندلیاں اتنے وسیع پیمانے پر ہوئی ہیں کہ خاص خاص کیسوں کی چھان بین کا کوئی فایدہ نہیں اور یہ کہ اس کا واحد حل ملک میں عام انتخابات ہیں۔ ہماری اطلاع کے مطابق پریس ریلیز جو پہلے جاری کر دی گئی تھی واپس لے لی گئی جس کی وجہ سے وہ دوسرے قومی اخبارات میں شائع نہیں ہو سکی۔

میں آپ کو اس انتہائی اشتعال انگیز اور قطعاً غلط اور بے بنیاد الزام کی طرف سے بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں جو آپ نے ۲۸ اپریل کو قومی اسمبلی میں لگایا اور جس میں آپ نے پاکستان قومی اتحاد کو ایک بین الاقوامی سازش میں ملوث بتایا۔

ہم نے یہ بھی دیکھا ہے کہ گذشتہ تین ہفتوں کے دوران جب کہ آپ موجودہ صورت حال پر تشویش کا اظہار اور مسئلہ کو حل کرنے کی خواہش پر زور دیتے رہے۔ آپ کی حکومت نے ہزاروں سیاسی کارکنوں کو جن میں خواتین بھی شامل تھیں قید کیا اور ذلیل و رسوا کیا اور آپ کے نام نہاد قانون کا نفاذ کرنے والے اداروں نے بھاری تعداد میں بے گناہ مردوں عورتوں اور بچوں کو قتل کیا۔ میرپور خاص میں دو روز قبل بندوق کے دستے سے ایک خاتون کو زدوکوب کر کے اسے موت کے گھاٹ اتارنے کی بہیمانہ کارروائی ہمارے خیال میں ایک ایسی حکومت کا فعل نہیں ہو سکتا جو مسئلہ کو بات چیت کے ذریعہ حل کرنے کی متمنی ہو۔

یہ بات بڑی افسوسناک ہے کہ آپ نے موجودہ صورت حال کو اپنے ذاتی وقار کا مسئلہ بنا لیا اور عوام کی مرضی کے سامنے جھکنے کی بجائے اپنے ہم وطنوں کو مصائب اور آلام سے دوچار کر دیا

باقی صفحہ ۲۸ پر

۲۹ مارچ کو "وزیر اعظم" کی پہلی تقریر

روزنامہ مشرق

پاکستان میں غیر ملکی مداخلت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

اسلام آباد ۱۸ مارچ (الف پ پ) "وزیر اعظم بھٹو" نے یہ اعلان کیا ہے کہ اپوزیشن کا یہ موقف تسلیم نہیں جا سکتا ہے کہ اسے بیرونی ممالک سے امداد مل رہی ہے۔ یا پاکستان میں بیرونی مداخلت ہو سکتی ہے۔ انہوں نے یہ آئندہ پانچ سال کے لیے "وزیر اعظم" کے عہدے کا حلف اٹھانے کے بعد تقریر کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کی خارجہ پالیسی مستحکم بنیادوں پر استوار ہے۔ تمام ممالک کے ساتھ پاکستان کے دوستانہ تعلقات ہیں اس لیے پاکستان میں بیرونی مداخلت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ "وزیر اعظم" نے کہا کہ پاکستان کی اپوزیشن انتہائی غیر ذمہ دار ہے۔ انتخابی مہم کے دوران اپوزیشن لیڈر اس قسم کی باتیں کرتے رہے ہیں کہ اپوزیشن کو سمندر پار سے اور سرحد پار سے مالی امداد مل رہی ہے وہ ان لوگوں کے نام اس لیے لینا نہیں کہ وہ اس وقت جواب دینے کے لیے ایوان میں موجود نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس سے زیادہ غیر ذمہ داری کی بات اور کیا ہو سکتی ہے کہ اپوزیشن خارجہ تعلقات میں شک و شبہات پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ کیا وہ ذمہ دار ہو سکتی ہے؟

آخر کسی ملک کو کیا پڑی ہے کہ وہ متضاد نظریات کی حامل ایسی اپوزیشن کی مالی امداد کرے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ دنیا میں آج کونسا ملک ہے جو ان کی وجہ سے پاکستان کے انتخابات اور داخلی معاملات میں مداخلت کرتا ہے یا کرنا چاہے گا۔ افریقہ اور ایشیا کے کسی ملک کو اس بات سے دلچسپی نہیں ہو سکتی کہ پاکستان کے داخلی امور میں مداخلت کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ آخر دادا عیدی امین کو کیا پڑی ہے کہ وہ انہیں پاکستان کے انتخابات کے لیے روپیہ دیں۔ میں ہرگز اس بات پر یقین کرنے کو تیار نہیں۔ براعظم افریقہ اور ایشیا کوئی اور ملک بھی ایسی حرکت نہیں کر سکتا تو پھر مسلم ممالک ہمارے انتخابات اور داخلی معاملات میں مداخلت کریں گے؟ آخر کیوں وہ ایک ایسے ملک کے داخلی معاملات میں مداخلت کریں؟ جس نے اسلامی کانفرنس بلائی اور ۱۹۷۳ء میں ان ممالک کو بھرپور اخلاقی و مالی امداد دی۔ ان ملکوں کے ساتھ ہمارے دوستانہ برادرانہ تعلقات ہیں۔ لاطینی امریکہ کے ملکوں میں بھی ایسا کوئی ملک نہیں ہو سکتا۔ مشرقی و مغربی یورپ کے ملکوں سے ہمارے بہترین دوستانہ تعلقات ہیں۔ ان میں کسی سے ہمارا کوئی تنازعہ نہیں۔ اس لیے یہ تسلیم نہیں کیا جا سکتا کہ انہیں اس بات سے کوئی دلچسپی ہو۔ وزیر اعظم نے پوچھا اور پھر کہا کیا برطانیہ ان کی امداد کر رہا ہے آخر برطانیہ کو اس کی کیا ضرورت پڑی ہے، ہمارے ساتھ برطانیہ کا کوئی جھگڑا نہیں۔ اور ہم دولت مشترکہ سے ایک دوست ملک کی طرح الگ ہوئے تھے برطانیہ کے سیاستدان جانتے ہیں کہ اس میں تلخی کی کوئی بات نہیں۔

وزیر اعظم نے کہا کہ میں ایک لمحہ کے لیے بھی نہیں سوچ سکتا کہ ہمارا عظیم دوست چین ایسی حرکت کرے گا۔ جو ہمیشہ ہمارے ساتھ رہا ہے اور جس نے ہمیشہ ہماری مدد کی۔ میں ایک سیکنڈ کے لیے بھی اس بات پر یقین نہیں کر سکتا کہ روس اپوزیشن کی امداد کر رہا ہے جس سے ہمارے تعلقات بہت وسیع اور دوستانہ ہیں اور میں ایسے امکان کو مسترد کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ آخر بھارت کو کیا ضرورت پڑی ہے کہ وہ ہمارے معاملات میں مداخلت کرے۔ اس کے ساتھ ہماری بات تسلی بخش اور امید افزا ہے۔ افغانستان کے صدر داؤد ہماری دو ملاقاتیں ہو چکی ہیں مجھے ان کی بات پر یقین ہے۔ ایسے حالات میں کیسے یہ تصور کیا جا سکتا ہے کہ افغانستان ان کی مدد کر رہا ہے۔ اب آخر میں امریکہ ہی رہ گیا ہے یہ تو ایک لمحہ کے لیے بھی تصور نہیں کیا جا سکتا کہ امریکہ کوئی ایسی بات کرے گا۔ اس سے ہمارے بہتر تعلقات سنٹو اور سیٹو میں سال ہا سال سے حلیف رہے۔ انہوں نے کہا اس لیے یہ بات خارج از امکان ہے۔ کہ دنیا کا کوئی چھوٹا یا بڑا ملک ایسا نہیں جس سے پاکستان کے بہتر تعلقات نہ ہوں، لیکن اس کے باوجود اپوزیشن کا یہ کہنا کہ انہیں غیر ملکی امداد مل رہی ہے اور غیر ملکی مداخلت کا امکان ہے ان کی غیر ذمہ داری اور ان کے خطرناک عزائم کا ایک واضح ثبوت ہے۔ اس مرحلہ پر انہوں نے کہا کہ ہاں! ایک ملک کا نام چھوڑ گیا تھا وہ ہے کینیڈا۔ جس کے خوب صورت وزیر اعظم کی ایک خوب صورت بیوی ہے۔ کبھی کبھی جو فیصلے بھی کر دیتے ہیں، لیکن یہ کوئی ایسی بات نہیں آخر وہ کیوں مداخلت کریں؟

اب پوری دنیا آپ کے سامنے آگئی ہے اور اپوزیشن کا یہ کہنا کہ انہیں غیر ملکی امداد مل رہی ہے بالکل غلط ہے ——————

۲۹ اپریل کو "وزیر اعظم" کی دوسری تقریر

روزنامہ مشرق لاہور

پاکستان کو تباہ کرنے کی بین الاقوامی سازش کا انکشاف

اسلام آباد ۲۸ اپریل (اپ پ، پ پ) وزیر اعظم بھٹو نے کہا ہے کہ موجودہ سیاسی بحران بہت بڑی بین الاقوامی سازش کا نتیجہ ہے۔ یہ دیسی سازش نہیں ہے، بلکہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے خلاف بہت بڑی بین الاقوامی سازش ہے۔

وزیر اعظم نے کہا کہ پاکستان میں غیر ملکی کرنسی کی بھرمار کر دی گئی ہے مختلف طبقوں کو پی این اے کا ایجی ٹیشن آگے بڑھانے کے لیے رشوت دی جا رہی ہے۔

انہوں نے کہا کہ پاکستان میں جو کچھ ہو رہا ہے اسے منظم کرنے کی صلاحیت پی این اے میں نہیں ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ خون کے پیاسے اسی لیے ان کا خون چاہتے ہیں کہ وہ پاکستان میں استحکام کی علامت ہیں۔ اگر ان کی حکومت مضبوط نہ ہوتی تو جن مقاصد کے لیے پاکستان کے معاملات میں وسیع پیمانے پر مداخلت کی گئی تھی وہ پورے ہو جاتے۔ انہوں نے بتایا کہ دنیا میں بہت سے ہاتھی ہیں جن کی یادداشت بہت اچھی ہے۔ وہ نہ معاف کرتے ہیں اور نہ کسی بات کو فراموش کرتے ہیں۔ انہوں نے یاد دلایا کہ جب وہ وزیر خارجہ تھے تو انہوں نے ویت نام کی جنگ کے بارے میں کیا موقف اختیار کیا تھا۔ انہوں نے پاک چین دوستی کے لیے اہم کردار ادا کیا۔ اسرائیلی جارحیت کے خلاف عرب بھائیوں کو فوجی امداد کا یقین دلایا۔ اور اسلامی سربراہ کانفرنس کے لیے تجویز پیش کی۔ اس ضمن میں انہوں نے ایٹمی ری پراسیسنگ پلانٹ کے حصول کے لیے فرانس سے معاہدے کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ انہوں نے بار بار یقین دلایا ہے کہ ان کی حکومت ایٹم بم بنانا نہیں چاہتی۔ اس کے باوجود پرامن مقاصد کے لیے ایٹمی ٹیکنالوجی کی ترقی میں صلاحیت کو جو پاکستان کا حق ہے چیلنج کیا جا رہا ہے۔

بین الاقوامی سازش کے اسباب کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر بھٹو نے کہا کہ میں نے تیسری دنیا کی سربراہی کانفرنس کی تجویز پیش کی تھی تو کچھ لوگوں نے استفسار کیا۔ یہ شخص تیسری دنیا کی کانفرنس کیوں بلا رہا ہے یہ تو درد سر اور ایک مسئلہ بن گیا ہے۔ اس نے شمالی اور جنوبی کوریا کا مسئلہ بھی اٹھا لیا اور یہ سوال بھی اٹھایا گیا کہ کم ال سنگ نے مجھ سے رابطہ کیوں قائم کیا۔ اور تیسری دنیا کی سربراہی کانفرنس کا جنوبی اور شمالی کوریا کے مسئلے سے کیا تعلق ہے؟

وزیر اعظم نے انکشاف [illegible] کی بڑی طاقتوں نے اسلامی کانفرنس کو ملتوی کرا[illegible] کی کوشش کی تھی۔ اس سلسلے میں انہوں نے کہا کہ جب بڑے ملک کی طرف سے میں نے پاکستان کے خلاف سازش کا ذکر کیا ہے وہ اس لیے بھی میرے خلاف ہے کہ میں نے اسلامی سربراہی کانفرنس کی تجویز پیش کی اور اس کا اہتمام کیا۔ جب میں نے کانفرنس کی تجویز پیش کی تو ہم سے ایک بڑے ملک نے کہا کہ یہ کانفرنس منسوخ کر دی گئی۔ یا کم از کم ایک مہینہ کے لیے ملتوی کی جائے۔ ہم یہ کانفرنس نومبر میں کرانا چاہتے تھے۔ ہم نے ایک ماہ کے لیے اسے ملتوی کر دیا۔

وزیر اعظم بھٹو نے آج اپنی تقریر میں پاکستان کے خلاف غیر ملکی سازش کی نشاندہی کرتے ہوئے بتایا کہ ۲۱ اپریل کو دو امریکی سفارتی افسر ہنگاموں اور تخریبی کارروائیوں پر اظہار مسر[illegible] کرتے ہوئے ٹیلی فون پر ایک دوسرے سے کہہ رہے تھے کہ "پارٹی ختم ہو گئی"

دوسرے نے کہا:

"وہ چلا [illegible] بساط لپٹ چکی ہے"

وزیر اعظم بھٹو نے کہا کہ ہم نے امریکیوں کی اس حرکت پر احتجاج نہیں کیا، بلکہ سبکدوش ہونے والے امریکی سفیر کے اعزاز [illegible] ایک الوداعی دعوت دی۔ جہاں میں نے دونوں ملکوں کے درمیان خوشگوار تعلقات کی خواہش ظاہر کی، لیکن امریکی افسروں کی اس گفتگو سے ظاہر ہے کہ وہ کس قسم کی حرکتوں میں مصروف تھے۔

بڑی طاقتوں کی سازشوں کا ذکر کرتے وزیر اعظم نے کہا کہ عالمی سیاست میں بہت سے بڑے ہاتھی ہیں جن کی یادداشت بہت تیز ہے وہ عرصہ تک باتوں کو بھولتے نہیں اور کسی کو معاف کرتے ہیں۔ انہوں نے کسی ملک کا نام نہیں لیا، لیکن ہاتھی کا لفظ استعمال کرتے ہوئے غالباً امریکہ کی طرف اشارہ کیا جہاں ڈیموکریٹک پارٹی کی حکومت ہے جس کے لیے ہاتھی کا نشان استعمال کیا جاتا ہے۔

وزیر اعظم نے پاکستان کے خلاف [illegible] کی سازش

باقی صفحہ ۲۸

طلبا کی دُنیا ——— رپورٹنگ: غلا

سید سراج احمد شاہ امروٹی گرفتار کر لیے گئے !!

جمعیۃ طلبار اسلام صوبہ سندھ کے صدر سید سراج احمد شاہ امروٹی سکھر سے گرفتار کر لیے گئے۔ شاہ صاحب کا جرم یہ ہے کہ انہوں نے تحریک نظام مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے سلسلے میں نکالے جانے والے جلوس کی قیادت کی تھی۔ جمعیۃ طلبار اسلام صوبہ سندھ کے ناظم عمومی اور دیگر اراکین جمعیۃ طلباء اسلام نے شاہ صاحب کی گرفتاری کی مذمت کرتے ہوئے ان کی رہائی کا فوری مطالبہ کیا ہے۔

پولیس تشدد کی مذمت

جمعیت طلباء اسلام ضلع پشاور کی کنوینگ باڈی کے رکن اور متقامی ناظم نشر و اشاعت سید نصیب علی بخاری نے اپنے ایک بیان میں پشاور جلوس پر پولیس کی بے جا فائرنگ کی سخت مذمت کی ہے انہوں نے پشاور میں اس واقعہ کو عظیم سانحہ قرار دیا ہے۔ ایک اور بیان میں انہوں نے صوبائی صدر جمعیت طلباء اسلام جناب صاحبزادہ فضل الرحمان کی رہائی کا مطالبہ کیا ہے۔

انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ تمام تعلیمی ادارے جلد از جلد کھولے جائیں ہنگامی حالات ختم کی جائے اور اخبارات پر سے پابندی ہٹائی جائے

جمعیت طلباء اسلام ضلع پشاور کنوینگ باڈی کی مختصر کاروائی

سید نقیب علی شاہ بخاری حمید اللہ

حامد اور امجد اختر نے تحصیل چارسدہ کے تمام تعلیمی اداروں کا ایک مشترکہ اجلاس طلب کیا۔ اجلاس تحصیل باغ چارسدہ میں زیر صدارت جناب حاجی گوہر شاہ صاحب منعقد ہوا اجلاس میں جمعیۃ طلباء اسلام کے پروگرام سے طلبہ کو متعارف کرانے کے لیے حمید اللہ حامد امجد اختر اور عبدالقدیم پر مشتمل ایک کمیٹی جناب حاجی گوہر شاہ صاحب کی سرپرستی میں تشکیل کی گئی۔

اجلاس میں مندرجہ ذیل طلبہ نے جمعیت طلباء اسلام کے پروگرام سے مکمل متفق ہونے کا یقین دلایا گیا۔

۱ - محمد اقبال شاہ گورنمنٹ کالج چارسدہ
۲ - نیاز علی خان گورنمنٹ کالج چارسدہ
۳ - عبدالرحیم
۴ - جمشید علی گورنمنٹ کالج چارسدہ
۵ - محمد کریم گورنمنٹ کالج چارسدہ
۶ - چندر خان ہائی سکول چارسدہ
۷ - رحمان گل گورنمنٹ کالج چارسدہ
۸ - عبدالقدیم گورنمنٹ کالج چارسدہ
۹ - محمد شبیر صادق
۱۰ - الیاس خان گورنمنٹ کالج عمرزائی
۱۱ - رحمت اللہ سرڈھیری
۱۲ - گلاب شاہ چارسدہ کالج
۱۳ - اعزاز احمد کوٹ ترناب ہائی سکول
۱۴ - [illegible] انگ کالج
۱۵ - عبدالرشید ڈھکی - کالج چارسدہ

حبیب ملنگ کو گرفتار کر لیا گیا

جمعیت طلباء اسلام تنگی کے صدر اور گورنمنٹ کالج سٹوڈنٹس یونین کے جنرل سیکرٹری حبیب ملنگ صوبائی خازن اتحاد سٹوڈنٹس کونسل شیر پاؤ شہید چوک میں جلسہ عام کے بعد ان کے دو ساتھیوں کے ہمراہ گرفتار کر لیا گیا اس کو نہ اتحاد سٹوڈنٹس کونسل کے زیر اہتمام جمعۃ المبارک ۱۲ اپریل کو چوک یادگار سے دو جلوس جمعیۃ طلباء اسلام کے قائم مقام صدر حافظ عبدالغفور صوبائی جنرل سیکرٹری کونسل کی قیادت میں نکالے گئے۔ یہ جلوس جب قصہ خوانی پہنچا تو پولیس نے آنسو گیس چھوڑی اس کے بعد یہ جلوس صدر روانہ ہوا جہاں جی ٹی روڈ اور صدر بازار میں بے پناہ ہجوم پر آنسو گیس استعمال کرنے کے ساتھ ہی لاٹھی چارج کے علاوہ مسلسل فائرنگ کی گئی تین افراد ہلاک اور ۷۰ ستر زخمی ہوئے۔ جلوس میں جمعیت طلباء اسلام کے اراکین سخت زخمی ہوئے آنسو گیس سے قومی اتحاد کے صوبائی صدر [illegible] ایوب جان بنوری، بیگم نسیم ولی خان اور جمعیۃ طلباء اسلام کے قائم مقام صوبائی صدر حافظ عبدالغفور بری طرح متاثر ہوئے۔ جمعیۃ طلباء اسلام اور سٹوڈنٹس کا جلوس بہت کامیاب تھا۔ جب جمعیۃ طلباء اسلام کے جیالے کارکن شہید کا جنازہ ہسپتال سے قصہ خوانی کے راستہ لائے تو پولیس نے بے گناہ مظلوموں پر آنسو گیس پھینکا

مشترکہ اجلاس

جمعہ ۱۹ اپریل پشاور میں صوبہ سرحد کے تمام تعلیمی اداروں کی تنظیموں کا ایک مشترکہ اجلاس صوبائی دفتر جمعیت طلباء اسلام پشاور میں منعقد ہوا۔ اجلاس کا آغاز قاری محمد اشرف کی تلاوت کلام پاک سے ہوا بعد میں جمعیۃ طلباء اسلام کے قائم مقام صدر جناب حافظ عبدالغفور صاحب صدر شعبہ اسلامیات پشاور یونیورسٹی نے اجلاس کی غرض غائیت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ طلباء کو اس موجودہ جہاد میں پیش پیش رہنا چاہیے اور طلبہ کی مختلف تنظیموں سے کہا کہ وہ اپنے اختلافات

کو ترک کر کے اکابرین کی طرح علمی اتحاد کا مظاہرہ کریں۔

جناب عبدالرشید صاحب صدر استقلال سٹوڈنٹس فیڈریشن نے خطاب کے دوران طلبہ کے اتحاد پر زور دیا۔ جمعیۃ طلباء اسلام اکوڑہ خٹک کے صدر حافظ غلام الرحمان اور محمد انور نے بھی اپنی تقاریر کے دوران طلبہ کے اتحاد پر زور دیا۔ بعد میں پختون سٹوڈنٹس فیڈریشن کے صدر محمد اسرار نے جمعیت طلباء اسلام کی اس کوشش کو سراہا اور ان کا شکریہ ادا کیا اور طلبہ کے اتحاد پر زور دیا ایک مشترک تنظیم قائم کر دی گئی۔ جو جمعیت طلباء اسلام پختون سٹوڈنٹس فیڈریشن استقلال سٹوڈنٹس فیڈریشن پر مشتمل ہے۔

اجلاس میں مطالبہ کیا گیا کہ۔

١۔ قومی اسمبلی کے انتخابات از سر نو کرائے جائیں۔ بھٹو وزارت عظمیٰ سے استعفیٰ دے اور الیکشن کمیشن کی دوبارہ تشکیل ہو۔ نیز سیاسی اسیروں کی رہائی اور ہنگامی حالات کا خاتمہ کیا جائے

اور مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

صدر محمد اسرار پختون سٹوڈنٹس فیڈریشن

نائب صدر ... استقلال سٹوڈنٹس فیڈریشن

جنرل سیکرٹری ... حافظ عبدالغفور جمعیت طلبہ اسلام پاکستان صدر شعبہ اسلامیات پشاور یونیورسٹی۔

نشر و اشاعت ... پختون سٹوڈنٹس فیڈریشن

خازن۔ حبیب ملنگ ۔

جمعیت طلباء اسلام جنرل سیکرٹری گورنمنٹ کالج تنگی اجلاس حافظ غلام الرحمان صدر جمعیت طلباء اسلام اکوڑہ خٹک کی دعا پر ختم ہوئی

انتخابات

جمعیت طلباء اسلام ضلع پشاور کنونیگ باڈی کے اراکین حمید اللہ حامد اور سید نقیب علی شاہ بخاری کی کوششوں سے دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ اور سرڈھیری میں مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

دارالعلوم چارسدہ

صدر ..... عبدالعزیز

نائب صدر اسرارالحق اسرار

ناظم اعلیٰ ...... فضل حق

ناظم ...... سراج محمد

خازن .... محمد عمر کو مقرر کیا گیا

سرڈھیری

صدر ...... حمید اللہ حامد

نائب صدر ..... عنایت اللہ

ناظم اعلیٰ ...... اسرارالحق

ناظم ..... محمد شیر صادق

نشر و اشاعت .... غلام محمد

خازن ...... یٰسین اللہ

جناب اسرارالحق اور محمد شیر صادق دونوں گورنمنٹ کالج چارسدہ کے طالب علم ہیں اور جمعیت طلبہ اسلام کے معروف کارکن ہیں

جدید انتخاب

گذشتہ دنوں ٹنڈو غلام علی ضلع بدین کا ایک اہم اجلاس زیر صدارت مولانا عبدالغنی الیوسفی منعقد ہوا جس میں مقامی شاخ کا انتخاب جدید عمل میں لایا گیا۔

١۔ سرپرست .... مولانا عبدالغنی الیوسفی

٢۔ صدر ..... حافظ زبیر احمد میمن مدرسہ

٣۔ سینیئر نائب صدر ... لیاقت علی مغل کالج

٤۔ جونیئر نائب صدر ..... عبدالستار میمن مدرسہ۔

٥۔ ناظم عمومی ..... منصور علی میمن کالج

٦۔ ناظم نمبر١ .... اعجاز احمد جاٹ ہائی سکول

٧۔ ناظم نمبر٢ .... حفیظ الرحمان صفی کالج

٨۔ ناظم نشر و اشاعت .... شفیق الرحمان ناز کالج۔

٩۔ خازن .... محمد سلیم بھلم کالج

١٠۔ ناظم دفتر .... سلطان محمود ہائی سکول

اجلاس کے آخر میں تمام عہدیداران نے حلف وفاداری اٹھایا اور ایک قرارداد اتفاق رائے سے پاس کرائی گئی۔ جس کے ذریعہ وزارت تعلیم سندھ سے پرزور مطالبہ کیا گیا کہ ٹنڈو غلام علی ہائی سکول کی بلڈنگ نہایت ناگفتہ بہ اور ناقابل رحم بنی ہوئی ہے جو کسی بھی وقت خطرہ کا باعث بن سکتی ہے لہذا جلد از جلد اس طرف خصوصی توجہ دے کر اس کی از سر نو تعمیر کرائی جائے۔

انتخاب حبیب آباد طاہر والی

تحصیل احمد پور شرقیہ

صدر ..... عبدالخالق صاحب

نائب صدر ... محمد ظریف صاحب

جنرل سیکرٹری ... احمد حسن قاسمی

ناظم ...... عبدالرشید صاحب

سید نقیب علی شاہ بخاری

اور عنایت اللہ کی گرفتاری

ڈسٹرکٹ جیل جہلم۔ جمعیت طلباء اسلام اکوڑہ خٹک کے پریس سیکرٹری اور ضلعی کنونیگ باڈی کے رکن سید نقیب علی شاہ بخاری اور حضرت مفتی صاحب کے بھتیجے عنایت اللہ کو مورخہ ٢٩ اپریل ریلوے اسٹیشن راولپنڈی پر گرفتار کر لیا گیا۔ جمعیت طلباء اسلام کے دونوں کارکن راولپنڈی مظاہرہ میں شرکت کے لیے جا رہے تھے۔ راولپنڈی پولیس لائن میں اتحاد کے سینکڑوں کارکنوں کے ہمراہ محبوس کر دیئے گئے۔ وہاں اتحاد کے کارکنوں کو دو روز تک نہ روٹی دی اور نہ ہی پانی بعد ازاں ان دونوں کارکنوں کو جہلم جیل منتقل کر دیا گیا۔ سید نقیب علی شاہ بخاری کی صدارت میں جیل میں ... اسیر کارکنوں نے اجتماع کیا اور مولانا مفتی محمود کی صحت یابی کے لیے دعا کی ہے۔

کبیر والہ

دارالعلوم عیدگاہ کے وہ طلباء جنہوں نے تحریک کے دوران دفعہ ١٤٤ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے گرفتاری پیش کی درج ذیل ہیں

۔ ممتاز احمد کشمیری (١٥) عبدالغفور شاہ

۔ بشیر احمد کشمیری۔ ظہور احمد کشمیری

۔ خلیل احمد سرحدی ۔ سلطان احمد ۔ ولی اللہ خان ... عبدالرحیم خان سرحدی ۔ الٰہی بخش ۔ محمد اسماعیل ... معاذ اللہ ۔ شاہ ولی اللہ ۔ غلام رسول ۔ محمد ادریس مظفر گڑھی

شہر شہر سے

رپورٹنگ قمر ہاشمی

مرکزی قائم مقام ناظم عمومی مولانا محمد اجمل خان اور مولانا زاہد الراشدی کی گرفتاری کے

بعد میں حضرت امیر مرکزیہ جمعیۃ علماء اسلام حضرت درخواستی مدظلہٗ نے مولانا غلام ربانی کو مرکزی قائم مقام ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مقرر کیا ہے

[illegible]

انجمن اتحاد القراء پاکستان کا اجلاس زیر صدارت قاری خدا بخش مدرس مدرسہ ادارہ علوم اسلامیہ دہاڑکی ہوا۔ جس میں حالیہ ہونے والے ملک کے تمام کرنوں میں علماء وکلاء طلباء دانشور، مزدور اور خواتین پر وحشیانہ لاٹھی چارج اور اندھا دھند فائرنگ کی پُر زور مذمت کی اور موجودہ حکومت کی بوکھلاہٹ کا نتیجہ قرار دیا۔

اجلاس میں انجمن کے صدر قاری خدا بخش نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ علماء وارث انبیاء ہیں جن کو ہر دور میں عزت کی نگاہ سے دیکھا گیا، لیکن موجودہ نام نہاد حکومت کی داشتہ سیکورٹی فورس، پولیس نے علماء کے جلوس اور ۹ رایپریل کو لاہور میں شدید بربریت وچنگیزیت و درندگی کا ثبوت دیا ہے اس کی مثال نہیں ملتی۔

انہوں نے کہا کہ ان شہیدوں کا خون ضرور رنگ لائے گا۔ شہداء کے لیے قرآن خوانی کی گئی اور دعائیں مانگی گئیں۔ اور مفتی صاحب کی قیادت کو سراہا۔ اور آخر میں اجلاس سے مولانا قاری مبشر احمد جنرل سیکرٹری نے خطاب کرتے ہوئے مولانا مفتی محمود کو خراج تحسین پیش کیا۔

سکھر جیل سے مولانا امروٹی اور حاجی کرامت اللہ کا پیغام

جمعیۃ کے خازن جناب شبیر احمد صاحب کی اطلاع کے مطابق سکھر جیل سے امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ حضرت مولانا محمد شاد صاحب امروٹی اور جمعیۃ کے مرکزی لیڈر جناب حاجی کرامت اللہ نے عوام کے نام ایک پیغام میں کہا کہ پاکستان کے جیالے اور باشعور شہریوں طلباء خواتین، مزدوروں اور تاجروں کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ آج پورا ملک نظام شریعت اور جمہوریت کی بحالی کے لیے سراپا احتجاج ہے اور لاکھوں کی تعداد میں پردہ نشین خواتین اور معصوم بچے جلوس نکال کر اپنے جذبات کا اظہار کر رہے ہیں۔ حکومت اپنے اقتدار کو بچانے کے لیے جو مظالم ڈھا رہی ہے۔ اس کی مثال نہیں ملتی اور یہ دور "تاریخ کا سیاہ ترین دور بن چکا ہے۔ جمعیۃ کے رہنماؤں نے کہا ہے کہ کارکن اپنے اندر جذبہ جہاد پیدا کریں۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کی خاطر یہ ظالم وجابر مخالفِ دین سے ڈٹ کر مقابلہ کریں۔ تمام مصیبتیں اور تکالیف اللہ کی رضا کے لیے برداشت کریں اور جدوجہد جاری رکھیں جب تک کہ نظامِ رسول ملک میں عملاً نافذ نہ کیا جائے۔

جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد۔

ضلع کچھی بھاگ۔

ضلع کچھی بھاگ کے زیر اہتمام ایک جلوس کا پروگرام اور اسی روز وزیر اعلیٰ بارو زئی کی آمد کا پروگرام بنا، اس وجہ سے بھاگ انتظامیہ نے جلوس کو ناکام بنانے کی کوشش کی اور نمازِ جمعہ سے ۲ گھنٹے قبل پانچ سرکردہ رہنماؤں کو بلا کسی قانونی جواز کے مدرسہ مدنیہ سے اغوا کرکے دور دراز جنگل میں چھوڑ دیا۔ اور اس کے تھوڑی دیر بعد تین اور رہنماؤں کو دوسری گاڑی میں بٹھا کر اسی مقام پہ لا کر چھوڑ دیا گیا۔ اور اس اغوا میں دو دکانداروں کو جبراً دکان سے اٹھوا کر گاڑی میں بٹھوا دیا گیا۔ حالانکہ ان کا تحریک کے ساتھ کوئی دور کا واسطہ بھی نہیں تھا اور جن رہنماؤں کو اغوا کیا گیا انکے نام یہ ہیں:

مولانا عبد الرزاق صاحب، مولانا عبد الرشید صاحب، مولانا غلام رسول صاحب، مولانا فتح محمد صاحب، جناب عبید اللہ صاحب، جناب امید علی صاحب، جناب محمد آدم صاحب، جناب حنیف اللہ صاحب۔

انتظامیہ کی اس ناکام کوشش کے باوجود بھاگ میں بعد نمازِ جمعہ زیرِ قیادت مولانا محمد جان مولانا ولی محمد طالب علم رہنما عبد الصمد عبد اللہ جلوس نکالا گیا اور شرکاء جلوس نے بھاگ انتظامیہ کے خلاف غم وغصہ کا اظہار کیا اور جلوس نے مع مدرسہ مدنیہ سے شروع ہو کر تمام شہر میں گشت کیا اور ختم ہو گیا۔

دعائے مغفرت

حمہ ... سما آباد ہ، محلہ شریف پورہ

مورخہ ۱۵/۴/۷۷

... اسلام

کے سالار مسٹر محمد اسلم کی ہمشیرہ صاحبہ کا اچانک انتقال ہوگیا۔ جمعیۃ کے ہنگامی اجلاس میں امیر جماعت مولانا حافظ محمد امین صاحب نے دعائے مغفرت کی اور تمام دوستوں سے دعائے مغفرت کی اپیل کی جاتی ہے۔

تنظیم علماء کبیر والہ ضلع ملتان

بتاریخ ۲۱/اپریل مطابق ۲ جمادی الاوّل بروز جمعرات جامع مسجد کبیر والہ میں علماء کبیر والہ کا ایک اجلاس زیر صدارت مولانا محمد عبداللہ صاحب مدرس مدرسہ سراج العلوم انعقاد پذیر ہوا۔ جس میں علماء کی متحدہ تنظیم بنائی گئی جس کے مندرجہ ذیل عہدیدار منتخب ہوئے اور اس تنظیم کا نام تنظیم علماء کبیر والہ رکھا گیا۔

صدر : مولانا ظفر احمد قاسم
نائب صدر : مولانا غلام حسین۔
ناظم اعلیٰ : مولانا عبدالکریم نعمانی۔
ناظم : مولانا امداد اللہ۔
ناظم نشر و اشاعت : مولانا محمد اشرف
خازن : مولانا محمد عبداللہ۔

اور ایک جلوس کا اہتمام پاس کرنے کی تجویز پاس کی گئی جس کی تاریخ ۲۵/اپریل مطابق ۶/جمادی الاوّل بروز سوموار مقرر ہوئی۔ تحصیل بھر میں اطلاع کے لیے دعوت نامے طبع کرائے گئے اور تحصیل بھر کے علماء کرام کی خدمت میں ارسال کیے گئے۔ مندرجہ بالا تاریخ پر ایک عظیم الشان جلوس نکالا گیا جس کی تعداد تقریباً دس ہزار تھی۔

جلوس سے پہلے ایک جلسہ بمقام عید گاہ منعقد ہوا۔ جس میں جناب مولانا محمد اشرف صاحب نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض انجام دیئے۔ جلسہ سے مولانا محمد عباس حکیم محمد عالم جاوید، مولانا عبداللطیف، سید خورشید عباس امیدوار صوبائی اسمبلی اور طالب علم رہنما مولوی بشیر احمد صاحب نے خطاب کیا۔

مولانا عبدالکریم نعمانی نے قرارداد پیش کیں جن کو بالاتفاق منظور کر لیا گیا۔

جلوس کی قیادت مولانا علی محمد، مولانا محمد رمضان، مولانا عبداللطیف، مولانا محمد عبداللہ مولانا دوست محمد، مولانا منظور الحق نے کی۔ جلوس میں علماء کرام کافی تعداد میں شامل ہوئے۔ جلوس عید گاہ کبیر والہ سے شروع ہو کر فنارٹ بازار، مین بازار، کچہری بازار ملتان سے ہوتا ہوا دارالعلوم عیدگاہ پر اختتام پذیر ہوا۔

بعد میں مولانا عبدالکریم نعمانی اور ظفر صاحب نے مختصر خطاب کیا اور شیخ الحدیث مولانا علی محمد صاحب نے دعا کرائی۔

کہروڑ پکا۔

جمعیۃ علماء اسلام کہروڑ پکا کے ناظم نشر و اشاعت مولانا شریف نعمانی نے ایک بیان میں کہا کہ اب یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو چکی ہے کہ ۷ مارچ کو انتخابات میں زبردست دھاندلیاں ہوئی ہیں اور پوری قوم نے بیلٹ بکس کے لیے اور ملک میں نظام مصطفےٰ کے نفاذ کے لیے زبردست قربانیاں پیش کی ہیں۔

انہوں نے ملک بھر سے جمعیۃ کے کارکنوں کو جنہوں نے نظام اسلام کے نفاذ کے لیے گرفتاریاں پیش کیں مبارکباد پیش کی۔

انہوں نے کہا کہ کہروڑ پکا سے گرفتار ہونے والوں میں اکثریت جمعیت علماء اسلام کے کارکنوں کی ہے جنہوں نے ہر قسم کی قربانی پیش کی۔

انہوں نے کہا کہ جمعیۃ کے کارکن قومی اتحاد کی تحریک کی کامیابی تک ہر قسم کی قربانی دینے کے لیے تیار ہیں۔

ایک خط

مکرمی جناب السلام علیکم ایڈیٹر ترجمان اسلام! میں قومی اسمبلی کے حلقہ ۱۱ کراچی میں مولانا ذکریا شیخ الحدیث کا کام رہا تھا۔ ۴ مارچ کو سکھر جانے کا پروگرام بنایا۔ اور سکھر روانہ ہو گیا۔ ۴ مارچ رات کو سکھر پہنچا۔ پانچ تاریخ کو سکھر پولیس نے مجھے گرفتار کر کے سکھر سے تقریباً پچاس میل دور گھوٹکی کے نزدیک خان پور مہر میں ایک قلعہ میں جو غلام محمد مہر کا قلعہ ہے بند کر دیا ہے اور گھر والوں کو بھی کوئی علم نہیں ہے کہ میں کہاں ہوں۔ نہ جانے ان کا کیا حال ہو۔ ایک ہمدرد کے ہاتھ یہ پرچہ روانہ کر رہا ہوں امید ہے کہ یہ اطلاع آپ بھی نوٹ کر لیں گے اور اشاعت کے لیے ترجمان اسلام میں دیدیں

فقط ننگ اسلاف، ناچیز
عبداللہ ولد حفیظ بیگ سکندر آباد D/85
لیاقت آباد کراچی ۱۹

محمد عثمان الوری کا دورہ

کراچی و لیاری

جمعیۃ علماء اسلام کراچی کے مقامی رہنما محمد عثمان الوری نے آج کرفیو کے وقفے کے دوران کراچی شہر کے مختلف علاقوں کا دورہ کیا اور ان علاقوں کے لوگوں سے گذشتہ دنوں فسادات اور ہنگاموں سے متاثر لوگوں کے متعلق معلومات حاصل کیں اور متاثرین سے دلی ہمدردی کا اظہار کیا۔ لیاری کے علاقہ چاکیواڑہ کلری، نیا آباد، بکرا پیڑی کے جمعیۃ کے مقامی رہنماؤں سے بھی ملاقات کی اور ان کو اپنے ہر ممکن تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ یاد رہے کہ گذشتہ دنوں میں صرف لیاری میں پندرہ آدمی شہید اور پچاس افراد زخمی ہوئے تھے۔ کلری میں جمعیۃ علماء اسلام کے سرگرم کارکن جناب محمد یوسف گلفام حلوائی پر غنڈوں کے حملے کی شدید مذمت کی اور ان سے دلی ہمدردی کی۔

ڈسٹرکٹ جیل جہلم

۲۰ اپریل کو راولپنڈی میں قومی اتحاد کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے مظاہرے میں

شرکت کے لیے جمعیتہ علماء اسلام کے سینکڑوں کارکن مختلف شہروں سے تشریف لائے تھے جن میں سے لاتعداد کارکنوں کو جلوس سے پہلے اور جلوس کے بعد ڈی پی آر کے تحت گرفتار کرکے دو دن پولیس لائن راولپنڈی میں رکھا۔ اس دوران ان کو کھانا پینا اور وضو کے لیے پانی تک نہیں دیا گیا اور گرفتار کرتے وقت ان لوگوں سے جلوس کے دوران پیپلز پارٹی کے غنڈوں نے پیسے اور گھڑیاں بھی چھین لیں اور بعد میں مندرجہ ذیل کارکنوں کو ڈسٹرکٹ جیل جہلم منتقل کر دیا گیا۔

گرفتار شدگان کے نام

عبدالحنان چارسدہ ۔ احسان اللہ پشاور، نقشے مینگورہ سوات، حاجی ستم خان چارسدہ، غلام اکبر میرپور خاص، میر نواسی خان مردان، عماد الدین شب قدر پشاور، ریشم داد بنوں، خان محمد مردان، سمی جان سوات، عبدالشکور خیرپور، گل حیدر مردان نصیب علی شاہ بنوں، مولوی تاج دین کوہاٹ محمد صدیق مردان، میزل خان بنوں، عنایت اللہ ڈیرہ اسماعیل خان، سفیر محمد بلوچستان پشین، شیخ ستار بنوں، شیرین الرحمٰن مینگورہ، نادگل بخشی پل پشاور، میر باز خان بنوں، صدیق اللہ مینگورہ، تمین خان بنوں، اسماعیل مینگورہ مولوی محمد ہاشم سکھر، محمد جان خان مینگورہ نواب خان بنوں، حاجی پشمین خان " عبدالواحد مہمند ایجنسی، اسیاب خان "

زخمیوں کی عیادت

جمعیتہ علماء اسلام لاہور کے نائب امیر ملک شیر محمد صاحب اور مولانا اللہ داد صاحب نائب ناظم جمعیتہ علماء اسلام لاہور نے یوم شہداء کے موقع پر زخمی ہونے والے حضرات کی میو ہسپتال میں جا کر عیادت کی۔ زخمیوں نے پورے عزم اور حوصلے کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اگر نظام مصطفےٰ کے لیے ہماری جان چلی جائے تو سودا سستا ہے۔

پاک پتن - انتخاب

امیر : خادم حسین
نائب امیر : حافظ نذیر احمد شاکر
ناظم اعلیٰ : غازی سردار محمد
ناظم : ڈاکٹر عبدالغفور ریاض
خازن : رشید الدین۔
سالار : محمد یونس۔

اراکین شوریٰ :

۱ عبدالرحمٰن صابر صاحب
۲ محمد صدیق شبر۔ "
۳ محمد ابراہیم۔ "
۴ محمد سردار "
۵ محمد امیر "
۶ صوفی امام علی شاہد "
۷ محمد رمضان "
۸ غلام محمد "
۹ شیخ محمد حنیف "
۱۰ مولانا محمد حنیف "

۲۲ اپریل کو ٹیکسلا اور واہ کینٹ میں ہڑتال اور جلوس

پاکستان قومی اتحاد کی اپیل پر ۲۲ اپریل کو ٹیکسلا اور واہ کینٹ میں مکمل ہڑتال رہی تمام کاروبار بند رہا اور متعدد احتجاجی جلوس نکالے گئے۔ ایک جلوس طلباء نے صبح ۱۰ بجے ٹیکسلا شہر میں نکالا جس نے مین بازار ریلوے روڈ، ہسپتال روڈ اور شہر کی تمام سڑکوں کا چکر لگایا۔ شرکائے جلوس حکومت کے خلاف پرجوش احتجاجی نعرے لگاتے رہے۔ طلباء کا دوسرا جلوس واہ کینٹ میں لائق علی چوک سے شروع ہوا اور واہ کی تمام مارکیٹوں اور سڑکوں سے گذرتا ہوا جی ٹی روڈ پر آ گیا۔ جب یہ جلوس تقریباً چار میل کا راستہ طے کر کے ٹیکسلا کے قریب پہونچا تو علاقہ مجسٹریٹ نے جلوس کو منتشر کرنے کے لیے آنسو گیس پھینکنے اور لاٹھی چارج کرنے کا حکم دیا۔ اس پر شرکائے جلوس مختلف ٹولیوں میں بٹ گئے اور کافی دیر تک پولیس اور عوام میں آنکھ مچولی ہوتی رہی۔ پولیس نے لوگوں کا پیچھا کر کے پندرہ آدمیوں کو گرفتار کر لیا۔ اور ان کے خلاف ۱۶ ایم پی او کے تحت مقدمہ درج کر لیا۔ مزید تین طالب علم لیڈروں کے خلاف بھی یہی مقدمہ بنایا گیا جنہوں نے ضمانت قبل از گرفتاری کرالی۔ گرفتار شدگان اور مقدمہ میں ملوث افراد کے نام حسب ذیل ہیں:—

میاں محمد فیاض، محمد شفیع، حاجی محمد صابر، اطہر سعید، منظور حسین، معظم خان سلیم اختر، ریاست علی، محمد ظہیر، خالد حسین، محمود الحسن شاہ، جاوید قریشی، منصور طارق، محمد اسد سیف، حامد حسین، عبدالجبار محمد رفیق۔

نماز جمعہ کے بعد ٹیکسلا کی مرکزی جامع مسجد سے ایک عظیم الشان احتجاجی جلوس شروع ہوا جو مین بازار، ریلوے روڈ اور ہسپتال روڈ سے ہوتا ہوا مدنی مسجد پہونچا۔ جہاں سے اور لوگ بھی جلوس میں شریک ہو گئے۔ یہاں حاجی نعیم الدین صدر سٹوڈنٹس یونین ٹیکنیکل کالج راولپنڈی نے پی ایس ایف سے علیحدگی کا اعلان کرتے ہوئے قومی اتحاد کی حمایت کا اعلان کیا اور جلوس کی قیادت کی۔

یہ عظیم الشان جلوس گرفتاریوں کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے اور حکومت کے خلاف نعرے لگاتے ہوئے سرائے کالا کی طرف روانہ ہوا اور جی ٹی روڈ پر پہونچ کر ایک جلسہ کی صورت اختیار کر گیا۔ جلسہ کے دوران اطلاع ملی کہ واہ کینٹ سے راولپنڈی جانے والی ٹرین سے جس میں پیپلز

پارٹی نے مسلح افراد کو لے جایا جا رہا تھا۔ ٹیکسلا میں فائرنگ کی گئی ہے۔ اس اطلاع پر لوگوں میں سخت اشتعال پیدا ہوگیا اور وہ پیپلز پارٹی کے دفاتر کو تباہ کرنے کے نعرے لگانے لگے۔ لیکن مقامی قایدین نے بڑی مشکل سے لوگوں کو کنٹرول کر لیا اور اعلان کیا کہ اگر آئندہ ایسی حرکت کی گئی تو اس کے جواب میں ہونے والی کارروائی کی ساری ذمہ داری خود انتظامیہ پر ہوگی۔

سید محمود حسین شاہ
جوائنٹ سیکرٹری
پاکستان قومی اتحاد ٹیکسلا واہ کینٹ

مظاہرہ کو ناکام بنانے کے لیے ٹیکسلا میں کارروائی

وفاقی حکومت نے ۲۷ اپریل سے ایک ہفتہ کے لیے اسلام آباد اور تحصیل راولپنڈی میں ہر قسم کے اجتماعات پر پابندی لگادی تھی، اور علاقہ کے کارکنوں کی وسیع پیمانے پر گرفتاریاں شروع کردی تھیں۔ راولپنڈی میں مظاہرے میں شرکت کے لیے ٹیکسلا سے سینکڑوں افراد تیار تھے، اور تمام پروگرام تیار کر لیا گیا تھا لیکن پولیس نے ۲۸ اپریل ہی کو راولپنڈی شہر کی ناکہ بندی کر لی اور بسوں، ریلوں، ٹرکوں اور کاروں کی تلاشی لی۔ جس شخص پر قومی اتحاد سے متعلق ہونے کا شبہ ہوتا اسے اتار لیا جاتا اور واپس ہونے کا حکم دیا جاتا۔ لیکن اگر کوئی آگے جانے پر اصرار کرتا تو اسے گرفتار کر کے جیل بھیج دیا جاتا۔

اس کے ساتھ ہی ٹیکسلا میں قومی اتحاد کے مرکزی دفتر کا گھیراؤ کر لیا گیا اور مقامی کارکنوں کے گھروں پر چھاپے مار کر گرفتاریاں شروع کردیں۔ گرفتار ہونے والوں میں حلقہ ٹیکسلا واہ کینٹ کے صدر مولانا روشن دین جنرل سیکرٹری خواجہ اطہر سعید اور خازن حاجی محمد تاج صاحب شامل ہیں۔ باقی کارکن گھروں سے غائب تھے اور پولیس کے ہتھے نہیں چڑھ سکے۔ ان گرفتار شدگان پر ۹۲ ڈی پی آر کے تحت مقدمہ درج کیا گیا۔ ان کے علاوہ طالب علم رہنما حاجی نعیم الدین، جوائنٹ سیکرٹری سید محمود حسین شاہ اور قومی اتحاد کے صدر کے صاحبزادے صلاح الدین پر بھی یہی مقدمہ بنایا گیا ہے جن کی ضمانت قبل از گرفتاری پنجاب کے خصوصی ٹریبونل نے منظور کر لی ہے۔

۲۸ اپریل کو جنرل کونسل کے رکن رانا نذرالرحمن صاحب اور مولانا زاہد الراشدی صاحب بھی ٹیکسلا تشریف لائے اور کچھ دیر کارکنوں کے ساتھ رہے۔ پولیس نے اطلاع ملنے پر ان حضرات کی بھی گرفتاری کی کوشش کی اور مختلف جگہوں پر چھاپے مارے، لیکن مذکورہ لیڈر ان کی گرفت سے بچ کر بذریعہ راولپنڈی روانہ ہوگئے اور ان کی کار بعد میں پولیس کو دھوکہ دے کر بچ کر نکل گئی۔ جب کہ پولیس صبح تک ان کو ٹیکسلا کے کونے کونے میں تلاش کرتی رہی۔

انارکلی کے شہدا اور زخمی

۱ الحاج حافظ قاری جلال الدین اکبر شہید ولد حاجی نظام الدین نزد اخبار مارکیٹ سرکلر روڈ لاہور جمعیۃ علماء اسلام کے مخلص ورکر تھے۔ اکابرین جمعیۃ سے بے پناہ محبت اور حضرت مولانا اجمل خان صاحب کے خصوصی شاگردوں میں سے تھے۔ علوم دینیہ کی تعلیم پا رہے تھے۔ بروز جمعہ چوک انارکلی میں نذرانہ شہادت پیش کیا۔

۲۔ حاجی حافظ آفتاب احمد جو چوک انارکلی میں جمعہ کے روز شہید ہوئے۔ آپ نہایت ہی صالح نوجوان تھے اور اکابرین جمعیۃ سے بے پناہ محبت رکھتے تھے جمعیۃ کے جانثار ورکر تھے اور چند روز قبل تبلیغی جماعت میں وقت لگا کر آئے تھے۔

۳۔ حافظ نسیم خان نیو انارکلی پیسہ اخبار جمعیۃ کے مخلص ورکر ہیں۔ گھٹنے میں گولی لگی اور شدید زخمی ہیں۔ اس وقت میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

۴۔ ملک محمد لقمان ولد حاجی محمد صادق ملتانی کے قریب دو گولیاں لگیں۔ اس وقت میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ شدید زخمی ہیں جمعیۃ کے جانثار ورکر ہیں۔

۵۔ جناب عبدالرشید ولد محمد اسماعیل کرشن نگر ہسپتال روڈ کو بھی گولی لگی اور شدید زخمی ہوگئے۔ میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ آپ بھی جمعیۃ کے ورکر ہیں۔

مندرجہ بالا تمام حضرات جمعیۃ سے تعلق رکھنے والے ان کے علاوہ جو حضرات زخمی ہوئے ان کے اسماء گرامی یہ ہیں:

۱ افتخار احمد شیرانوالہ دروازہ
۲۔ محمد اسلم گوال منڈی۔
۳ فاروق احمد ״
۴ یہ بات قابل ذکر ہے کہ تمام حضرات شہید اور زخمی حلقہ ۶ سے تعلق رکھتے ہیں

خادم العلماء۔ حافظ محمد عبدالرحمن خطیب مرکزی جامع مسجد نیو انارکلی لاہور۔

خانیوال میں گرفتاریوں کی مذمت

پاکستان قومی اتحاد خانیوال کے زیر اہتمام یوم شہدا جوش وخروش سے منایا گیا۔ شہداء کی روح کو ایصال ثواب کے لیے جامع مسجد سبزی منڈی میں ختم قرآن حکیم کیا گیا۔ بعد ازاں ایک عظیم الشان احتجاجی جلوس جامع مسجد سبزی منڈی سے نکالا گیا یہ جلوس چوک ظفر اقبال شہید میں آکر اختتام پذیر ہوا۔ راؤ شاکر علی، حکیم محمد عالم اور مولوی نذیر احمد قریشی نے جلوس کی قیادت کی۔ جلوس سے خطاب کرتے ہوئے ان رہنماؤں نے پاکستان قومی اتحاد کے صدر مولانا محمد رمضان قومی اتحاد کے رہنما محمد صدیق صفدر ایڈووکیٹ طالب علم رہنما دلاور حسین قریشی، محمد دین قریشی اور دیگر اسیران قومی اتحاد کی گرفتاریوں کی مذمت